﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۶/مئی ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۱

۲۲/صفر ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۶/ہجرت ۱۳۷۹ ہجری شمسی

تکبر نہ کرو

حضرت حارثہ بن وھبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ دوزخی لوگ کون ہیں۔

سرکش، بد خلق اور متکبر۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الکبر)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے

اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے

"متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا . وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔لیکن حصول تقویٰ کے لئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گزرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی اور حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی۔

(الحکم جلد ۷نمبر ۷ مورخہ ۲۱/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

"جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم کریم ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے اُن دونو میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا اُن کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں۔یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے۔نہ رزقِ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو در بدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے"۔ (الحکم جلد ۷نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اور اپنی امّت کے لئے اتنی دعائیں مانگی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے

قرضہ سے نجات، برے ہمسایہ سے نجات، نیا چاند دیکھنے، مکہ میں داخل ہونے، جانور ذبح کرتے وقت، آندھی اور بارش کے وقت اور دیگر کئی ایک مختلف پیش آمدہ حالات کی مناسبت سے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۲/مئی ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۲/مئی ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت ۶۶ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ اور پھر حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی دعاؤں کا جو مضمون گزشتہ چند خطبات سے جاری ہے اس کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی بعض مزید ادعیہ کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے اتنی دعائیں کی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو حسب ذیل دعا سکھائی اور فرمایا کہ اگر تم پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ وہ دعا یہ ہے "اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"۔ اے اللہ مجھے اپنا حلال، اپنے حرام کردہ کے مقابل پر میرے لئے کافی کردے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے علاوہ سب دیگر وجودوں سے مستغنی کر دے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ کو آنحضرتؐ نے یہ دعا سکھائی کہ اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بڑھ کر اچھا بنادے اور میرے ظاہر کو بھی نیک بنادے۔اے اللہ تو لوگوں کو جو عطا کرتا ہے اس میں سے مجھے صالح مال اور اہل اور ایسی اولاد عطا فرما جو نہ گمراہ ہونے والی ہو اور نہ گمراہ کرنے والی ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی اچھا بنادے" کی دعا سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرتؐ بےحد خوبصورت انسان تھے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا حسن عیاں ہوتا رہے اور لوگ اس سے اس کے حسن باطن کا اندازہ کریں۔بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کو اندازہ نہ ہو کہ باطن کتنا اچھا ہے۔وہ ظاہر سے بھی کہیں زیادہ اچھا ہو۔ حضور نے دعائے استخارہ کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ بعض لوگوں نے غلطی سے استخارہ کو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

تمکنت دین خلافت حقہ سے وابستہ ہے

ہم احمدی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے جو غیر معمولی افضال و انعامات ہیں ان میں ایک بہت ہی عظیم فضل اور نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں خلافت حقہ اسلامیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف میں مذکور وعدہ کو ہمارے حق میں پورا فرمایا ہے اور آج روئے زمین پر "ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ" کی عظیم بشارت نبوی کی مصداق صرف جماعت احمدیہ ہے۔ ہمارے مخالف ہمیں غیر مسلم اور کافر کہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت مخالفین کے ان اعلانات کو جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ ان لوگوں سے فرمایا ہے جو مومن ہوں اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں اور جماعت احمدیہ کے حق میں اس الٰہی وعدہ کا ایفاء اس امر کی کھلی شہادت ہے کہ یہ جماعت مومنین ہے اور یہی وہ جماعت ہے جس کے ذریعہ خلافت کی برکت سے دین اسلام کو تمکنت عطا کی جارہی ہے۔

احمدیت سے باہر دوسرے مسلمان کہلانے والے فرقوں پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ وہ آپس میں حد درجہ منقسم ہیں۔ ان کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ ان کا دائرہ عمل محدود ہے اور قوتِ عمل مفقود۔ لیکن خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ ایک عالمی جماعت ہے جو ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کرکے حقیقی اسلامی وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی ہے اور گویا ایک بنیان مرصوص ہے۔ یہ جماعت نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی بلکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے فیضان سے اور آپ کی دی ہوئی بشارات کے طفیل قائم ہونے والی عالمی جماعت ہے اور اس میں ہر قوم، ہر رنگ، ہر نسل، ہر علاقے کے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ اس کا دائرہ کار تمام دنیا ہے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے صرف یہی ایک جماعت ہے جو اپنی تمام قوتیں صرف کرتے ہوئے ایک مقدس جہاد کر رہی ہے اور یہ سب کچھ اس خلافت کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے۔

خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو دوسرے مسلمان بھی کسی حد تک سمجھتے ہیں اور ان میں بعض ایسی تحریکیں اور جماعتیں بھی ہیں جو نظام خلافت کے قائم کرنے کی تمنا کرتی ہیں یا اس کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن اگر آپ ان کے بیانات کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کا تصور خلافت آیت استخلاف میں مذکور تصور خلافت سے بہت مختلف ہے۔ دراصل وہ خلافت کے نام پر تمام مسلمانوں پر حکومت اور اقتدار کے متمنی ہیں۔ ایک ایسی ہی تحریک کے ایک لیڈر کبھی یہ کہتے ہیں کہ ہم "خلافت عثمانیہ کی طرز پر نظام خلافت" قائم کرنا چاہتے ہیں اور کبھی یہ کہتے ہیں کہ ہم "خلافت راشدہ کی طرز پر نظام حکومت" قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "خلافت عثمانیہ یا خلافت عباسیہ بھی مکمل اسلامی نظام حکومت نہیں تھے" اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ "کوئی نماز پڑھتا ہے یا نہیں یہ اس کا اپنا کردار ہے۔ ہم ایسی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرے۔ بعد میں اسے خالصۃً اسلامی مملکت بنانے کے لئے کام ہوگا"۔ یہ اور اس قسم کے دیگر بیانات کو قرآن و حدیث کے میزان پر پرکھیں تو ان کا بوداپن خوب کھل جاتا ہے۔ وہ کیسا نظام خلافت ہے جو اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ کوئی نماز پڑھتا ہے یا نہیں اور ایسے مزعومہ نظام خلافت سے دین کو کیا تمکنت حاصل ہوگی!!؟ آیتِ استخلاف میں تو تمکنت دین کے مضمون کا معراج یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت سے وابستہ لوگ صرف اُسی کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا۔

ہمارا تو ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم فرمادیا ہے تو ناممکن ہے کہ اس کے بالمقابل کوئی انسانی طاقت برائے نام بھی خلافت کا کوئی نظام قائم کر سکے۔ ایسی تمام کوششوں کا نامراد رہنا قطعی و یقینی ہے اور اگر بفرضِ محال وہ کسی ایک فرد کو خلیفۃ المسلمین کا نام دے بھی لیں تو وہ اس کے لئے الٰہی تائیدات کو کیسے حاصل کر سکیں گے۔ خلیفہ بنانا تو خدا کا کام ہے اور جب وہ کسی کو خلافت کے منصب پر فائز فرماتا ہے تو اس قادر و توانا کا قوی ہاتھ اس کا پشتیبان ہوتا ہے اور وہ اپنی زبردست تائیدات اور پرشوکت نشانات کے ذریعہ اس کا برحق ہونا ثابت فرماتا ہے۔ وہ اس کے ارادوں میں برکت دیتا اور اس کی خواہشوں کو پورا کرتا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ چنانچہ خلافتِ حقہ اسلامیہ کی تاریخ کا ہر دن اس بات پر گواہ ہے کہ یہ خلافت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی صداقت کے نشانات ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔

تمکنتِ دین اور اعلائے کلمۂ اسلام کا وہی منصوبہ کامیاب ہوگا جو خدا تعالیٰ سے مؤید و منصور اس کے قائم کردہ خلیفہ کا منصوبہ ہے اور اس کے سوا باقی سب کوششیں غارت جائیں گی۔ پہلے بھی ایسا ہوا، اب بھی ایسا ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہوگا۔ اے کاش کہ منکرین خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ اس حقیقت کو پہچان سکیں۔ یہ کوئی ایسی چھپی ہوئی حقیقت بھی نہیں۔ تمام عالم میں یہ صداقت روز بروز روشن سے روشن تر ہو رہی ہے۔ آیئے ہم خلافت حقہ سے اپنی وابستگی کو علمی و عملی ہر لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر کرتے ہوئے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بھرپور سعی کریں تا اس نعمت الٰہی پر اس کے سچے شکر گزار بندوں میں شامل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

استخارہ بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں خبر دی جائے۔ حالانکہ استخارہ کا مطلب ہے خدا سے خیر طلب کرنا۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے برے ہمسایہ سے پناہ مانگنے کی دعا بھی سکھائی ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ سے پناہ مانگو اپنی شہری رہائش کے قریب برے ہمسایہ سے کیونکہ صحرائی (خانہ بدوش) ہمسایہ تو کبھی تم سے جدا ہو ہی جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے پہلی رات کا چاند دیکھنے کی دعا۔ ماہ رجب کے شروع ہونے کی دعا کے علاوہ یوم عرفہ کے موقعہ کی دعا اور روزہ افطار کرنے کی دعا کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ کو آنحضرت ﷺ نے لیلۃ القدر میں یہ دعا مانگنے کا ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي، کہ اے میرے اللہ تو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حسب ذیل مواقع پر آنحضرتؐ کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت کی دعا، مدینہ کے لئے برکت کی دعا، احرام باندھتے وقت کی دعا، قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرتؐ آندھی کے آنے پر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں اس ہوا کے خیر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے خیر اور جس غرض کے لئے یہ بھیجی گئی ہے اس کے خیر کا طلبگار ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کے شر اور جس غرض کے لئے یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔ اسی طرح روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ بارش ہوتے دیکھتے تو دعا کرتے اَللّٰهُمَّ حَبْبَنَا نَافِعًا۔ اے اللہ موسلا دھار اور فائدہ مند بارش ہو۔ جب بادلوں کی گرج اور آسمانی بجلی کی آواز سنتے تو آنحضرتؐ یہ دعا کرتے اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے ہلاک نہ کرنا اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک کرنا اور اس سے پہلے ہمیں معاف فرمادینا۔ حضور اکرمؐ نے بارش کی ضرورت کے وقت بھی دعائیں مانگی ہیں اور جب بارشوں کی کثرت تکلیف کا موجب ہوئی تو بارش روکنے کے لئے بھی دعائیں کی ہیں، حضور ایدہ اللہ نے ان کا ذکر فرمایا۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ سے مروی سید الاستغفار کا بھی ذکر فرمایا۔

یا نبی اللہ توئی خورشیدِ رہ ہائے ھُدیٰ

(آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم نعتیہ کلام سے بعض اشعار)

یا نبی اللہ! توئی خورشیدِ رہ ہائے ھُدیٰ — بے تو نارد، رو براہے عارفِ پرہیزگار

یا نبی اللہ! لبِ تو چشمۂ جاں پرور است — یا نبی اللہ! توئی در راہِ حق آموزگار

آں یکے جوید حدیثِ پاکِ تو از زید و عمرو — وآں دگر خود از دہانت بشنود بے انتظار

زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعہ از چشمہ اَت — زیرک آں مردیکہ کرداست اِتّباعت اختیار

عارفاں را منتہائے معرفت، علمِ رُخت — صادقاں را منتہائے صدق، بر عشقت قرار

بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمے یابد کسے — گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہدِ بے شمار

تکیہ بر اعمال خود بے عشقِ رویت ابلہی است — غافل از رُویت نہ بیند روئے نیکی زینہار

در دمے حاصل شود نورے ز عشقِ رُوئے تو — کاں نہ باشد سالکاں را حاصل اندر روزگار

از عجائب ہائے عالم ہرچہ محبوب و خوش است — شانِ آں ہر چیز بینم در وجودت آشکار

خوشتر از دورانِ عشقِ تو نباشد ہیچ دَور — خوبتر از وصف و مدحِ تو نباشد ہیچ کار

منکہ رَہ بُردم بخوبی ہائے بے پایانِ تو — جاں گدازم بہر تو، گر دیگرے خدمت گزار

ہر کسے اندر نمازِ خود دعائے مے کند — من دعائے بر و بارِ تو اے باغِ بہار

ترجمہ: اے نبی اللہ تو ہی ہدایت کے راستوں کا سورج ہے۔ تیرے بغیر کوئی عارف اور پرہیزگار ہدایت نہیں پاسکتا۔ اے نبی اللہ! تیرے ہونٹ زندگی بخش چشمہ ہیں۔ اے نبی اللہ! تو ہی خدا کے راستہ کا رہنما ہے۔ ایک آدمی تو تیری پاک باتیں زید و بکر کے پاس جاکر تلاش کرتا ہے اور دوسرا بلا توسط اور بغیر انتظار کے خود تیرے منہ سے ان کو سنتا ہے (یعنی میں)۔ وہ شخص زندہ ہے جو تیرے چشمہ سے پانی کا گھونٹ پیتا ہے۔ اور وہی انسان عقلمند ہے جس نے تیری پیروی اختیار کی۔ عارفوں کی معرفت کا آخری نقطہ تیرے رخ کا علم ہے۔ اور راستبازوں کے صدق کا منتہا تیرے عشق پر قائم ہونا۔ تیرے ذریعہ کے بغیر کوئی عرفان کی دولت کو نہیں پاسکتا اگرچہ وہ ریاضتیں اور جدوجہد کرتا مر بھی جائے۔ تیرے عشق کے سوا صرف اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بے وقوفی ہے۔ جو تیرے منہ سے غافل ہے وہ ہرگز نیکی کا منہ نہ دیکھے گا۔ تیرے چہرہ کے عشق کی وجہ سے ایک دم میں وہ نور حاصل ہو جاتا ہے جو سالکوں کو ایک لمبے زمانے میں حاصل نہیں ہوتا۔ عالم کی اعلیٰ چیزوں میں سے جو چیز بھی دلپسند اور مفید ہے ایسی ہر چیز کی خوبیاں میں تیری ذات میں پاتا ہوں۔ تیرے عشق کے زمانہ سے اور کوئی زمانہ زیادہ اچھا نہیں ہے۔ اور کوئی کام تیری مدح و ثنا سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ میں چونکہ تیری بے انتہاء خوبیوں کا خود تجربہ رکھتا ہوں اس لئے اگر دوسرے خدمت کے لئے حاضر ہیں تو میں تیرے لئے جان فدا کرنے کو تیار ہوں۔ ہر شخص اپنی نماز کے اندر (اپنے لئے) دعائیں کرتا ہے۔ میں اے میرے باغ بہار صرف تیری آل اولاد کے لئے دعائیں مانگتا ہوں۔

خلافت کی اہمیت و عظمت، اس کی برکات اور ہمارے فرائض

{حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تحریرات کی روشنی میں}

مرتبہ: محمود مجیب اصغر

خلیفہ خدا بناتا ہے
جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہو اسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ان تمام جہانوں کا اصل اور حقیقی مالک تو خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور جس کے قبضۂ اقتدار سے وہ باہر نہیں لیکن اس کی ملکیت کو اس نے ایک طور پر اور نیابت کے رنگ میں آگے بحیثیت مجموعی انسان کے سپرد کیا ہے۔ پس اسلامی لحاظ سے ملکیت دو قسم کی ہے۔ اصلی اور حقیقی ملکیت تو خدا تعالیٰ کی ہے مگر ظلی ملکیت اور تنفیذی حکومت بطور نائب کے بنی نوع انسان کی ہے۔ پس چونکہ ملکیتیں دو قسم کی ہیں، حقیقی اور ظلی۔ اس لئے آگے نائب بنانے کے بھی دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک مالک کا بنایا ہوا نائب ہوگا یعنی نبی اللہ اور ایک وہ نائب ہوگا جسے بنی نوع انسان نے اپنا نائب بنایا ہو یعنی حاکم وقت۔ لیکن اسلام نے نیابت کی ایک تیسری صورت بھی پیش کی ہے اور وہ دونوں قسم کے مالکوں کی مشترکہ نیابت پر دلالت کرتی ہے اور اسی کو اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں۔ ایک جہت سے وہ مالک حقیقی کا بنایا ہوا نائب ہوتا ہے اور ایک جہت سے وہ ظلی مالکوں یعنی بندوں کا تسلیم کردہ حاکم ہوتا ہے۔

پس خلافت کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ خلیفہ بناتا تو خدا ہی ہے لیکن اس انتخاب یا تعیین میں وہ امت مسلمہ کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتخاب بالواسطہ ہوتا ہے اور یہ واسطہ وہ امت مسلمہ ہے جو مضبوطی کے ساتھ اپنے ایمانوں پر قائم اور اپنے ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے والی ہو۔ یعنی امت مسلمہ کے دلوں پر تصرف کر کے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق خلیفہ کا انتخاب کرواتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب خلیفہ کا انتخاب امت مسلمہ کی رائے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو چکے تو پھر امت مسلمہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ اس خلیفہ کو اپنی مرضی سے معزول کر سکے۔ اس لئے کہ یہ ایک مذہبی انتخاب تھا جو اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی کے ماتحت کیا گیا اور اس انتخاب میں الٰہی تصرف کا ہاتھ تھا اور جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہو اسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کے "عزل" کو خود اپنے ہاتھ میں رکھا۔ جب بھی وہ دیکھے کہ خلیفہ بدلنے کی ضرورت ہے وہ خود اسے وفات دے دے گا اور اپنی مرضی اور تصرف کے مطابق امت مسلمہ کے ذریعہ نئے خلیفہ کا انتخاب کروا دے گا۔ پس روحانی خلفاء بندوں کے ہاتھوں معزول نہیں ہو سکتے اور جو ایسا سمجھے اس کے اندر نفاق اور بے حیائی کا مادّہ ہے ....

ایک خلیفہ کی زندگی میں نئی خلافت کے متعلق سازشیں کرنا یا منصوبے باندھنا یا باتیں پھیلانا یا اس ضمن میں کسی شخص کا نام لینا خواہ وہ شخص پسندیدہ ہو یا غیر پسندیدہ اسلامی تعلیم کے حد درجہ خلاف اور انتہائی بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے اور پاکباز مومن اس قسم کی منافقانہ اور خبیثانہ باتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کا وہم اور خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا اور اگر کسی منافق طبع کو وہ اس قسم کی بات کرتے سنتے ہیں تو سختی سے ایسے شخص کی بازپرس کرتے ہیں۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ اپریل ۱۹۶۴ء صفحہ ۲۷-۲۹)

☆......☆......☆

خلیفہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کرلی اور اس کی زندگی با مقصد ہو گئی اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصیرت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکناف عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے، نہ حقیقی رہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔

یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے۔ یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن خلافت قدرت ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی۔ اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود والمہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی معہود دوبارہ دنیا میں لائے تھے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴/مئی ۱۹۷۱ء)

خلیفۂ وقت کے کام

"سلسلۂ خلافت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مہدی معہود کی بعثت کے بعد جاری ہوا۔ یہ سلسلۂ خلافت دنیا کو امت واحدہ بنانے کے لئے قائم ہوا ہے اور اس سلسلہ کا کوئی خلیفہ کبھی بھی کسی علاقے کا حاکم وقت اور بادشاہ وقت نہیں بنے گا اور دنیا کی سیاست میں خلیفۂ وقت نہیں آئے گا۔ کیونکہ ہر ملک کی اپنی سیاست ہے اور ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ امام وقت اور خلیفہ وقت نے پیار کرنا، ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنا، ان کو مشورے دینا، ان کو اپنے وجود روحانی کا ایک جزو بنانے کی کوشش کرنا ہے تاکہ سب مل کر ایک ہی وجود بن جائیں۔ جیسا کہ میں دنیا کے سامنے کچھ عرصہ سے اس بات کو پیش کر رہا ہوں کہ: میرا...... اور جماعت احمدیہ کا ایک ہی وجود ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/فروری ۱۹۷۴ء)

☆......☆......☆

"خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا ہی اس کام کے لئے کیا ہوتا ہے کہ وہ اپنے نبیٔ متبوع کے ظل کی حیثیت میں وہ سارے کام کرے جو اس نبی نے کرنے تھے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک امتی نبی یقین کرتے ہیں جن کے وجود میں اور جن کی تحریر میں اور جن کے افعال میں حضرت نبی کریم ﷺ کا حسن و احسان رچا ہوا نظر آتا ہے اور آپ اس لئے مبعوث ہوئے کہ ساری دنیا کو اسلام کے، اللہ تعالیٰ کے اور آنحضرت ﷺ کے حسن و احسان کے جلوے نظر آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظلیت میں یہی کام آپؑ کے خلفاء کا بھی ہے"۔

(مجلس علم و عرفان لاہور۔ ۱۴،۱۵/اکتوبر ۱۹۶۹ء غیر مطبوعہ)

☆......☆......☆

خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ سلسلۂ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ وہ قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷/جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ انوار قرآنی صفحہ ۱۷)

☆......☆......☆

"خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ خود اپنی رہنمائی میں ایسی تدابیر بتاتا ہے جس کے نتیجہ میں جماعت مقام امین کے اندر ہی رہتی ہے"۔

(اختتامی خطاب مجلس مشاورت ۷/اپریل ۱۹۶۸ء مطبوعہ الفضل ربوہ ۸/ستمبر ۱۹۹۹ء)

☆......☆......☆

خلیفۂ وقت اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام

"میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت احمدیہ" اور "جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی وجود کے دو زاویے"۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۳ء)

☆......☆......☆

"اس میں مبالغہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کا امام اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ یعنی جماعت احمدیہ بغیر امام کے کوئی وجود نہیں رکھتی اور جماعت احمدیہ کا امام، جماعت احمدیہ کے بغیر کوئی وجود نہیں رکھتا۔ پس یہ دونوں دراصل ایک ہی وجود کے نام ہیں اور ان کا باہمی اتحاد اور اتصال اور تعلق بڑا گہرا ہے اور بڑا مضبوط اور مستحکم ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۷۵ء)

☆......☆......☆

"پس امام وقت اور جماعت مل کر سلسلہ عالیہ احمدیہ بنتا ہے جو گویا ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ یہ محاورہ روزمرہ ہی استعمال کر سکتے ہیں کہ ایک ہے جماعت اور ایک ہے خلیفۂ وقت۔ لیکن یہ دونوں دراصل ایک ہی وجود ہے۔ اور اس وجود کو ہم آج امت محمدیہ بھی کہہ سکتے ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اصل میں تو دو فقرے ہیں مگر ایک ہی مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

شک نہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک امت محمدیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس ایک معمول کی کیفیت ہے اور ایک ہنگامی کیفیت ہے۔ ہمارا ردِّعمل ہر دو صورتوں میں ایک ہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قدم اٹھانا ہے جس بات کا کہا جاتا ہے کہ کرو، وہ ہم کرتے ہیں"۔

(مجلس علم و عرفان لاہور۔ ۱۴، ۱۵/اکتوبر ۱۹۶۹ء غیر مطبوعہ)

☆......☆......☆

عظمتِ خلافت

"میں اکثر سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق جب یہ کہیں اور انسانوں کو نہیں خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں۔

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو میرے جیسا انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے کن الفاظ میں پیش کرے۔ لیکن اس تمام نیستی کے باوجود جو میں اپنے نفس میں اپنے لئے پاتا ہوں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس مقام پر کھڑا کیا ہے اس مقام کی حفاظت کا ذمہ خود اس نے لیا ہے اور جب تک وہ مجھے زندہ رکھنا چاہے گا اس کا قادر و توانا اور قوی ہاتھ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ اور جس طرف بھی خدا تعالیٰ میری راہنمائی فرماتے ہوئے جماعت کو ترقی کے لئے لے جانا چاہے گا اسی میں برکت ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص اس راستہ کو چھوڑ دے گا تو وہ ناکام رہے گا۔ اس لئے نہیں کہ مجھ میں کوئی خوبی یا طاقت ہے بلکہ اس لئے کہ جس وجود نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے تمام خوبیاں اور طاقتیں اس کو حاصل ہیں۔

اور جیسا کہ آپ نے ابھی حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پیشگوئی میں یہ سنا ہے کہ "جو میرے بعد آئے گا وہ بھی انسان ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی"۔ میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا کوئی علم نہیں دیا کہ وہ بعد میں آنے والا میں ہی ہوں لیکن میں پورے یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اگر وہ چاہے اور ارادہ کرے تو وہ میرے جیسے ناکارہ وجود سے سب کام لے سکتا ہے۔ اور یہ خدائی وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا اور اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا اور دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی سب طاقتیں مل کر بھی اس الٰہی تقدیر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتیں۔

ہر طاقت جو اسلام کی بڑھتی ہوئی عزت کے راستہ میں حائل ہوگی، ذلیل کر دی جائے گی اور اگر دنیا کے تمام اموال بھی اکٹھے کر کے عیسائیت اور دوسرے ادیان باطلہ کے پھیلانے اور اسلام کی مخالفت پر خرچ کئے جائیں تو بھی ان کا نتیجہ مٹی کی اس چٹکی سے زیادہ نہیں نکلے گا جو آپ اپنے پاؤں کے نیچے سے اٹھاتے ہیں۔ اور جو حقیر اموال خدا تعالیٰ نے ہمیں دئے ہیں اور اپنے فضل سے جن قربانیوں کی توفیق اس نے ہمیں عطا کی ہے کسی فرد بشر یا تمام بنی نوع انسان کی جرأت نہیں کہ ان کے مقابلہ میں آئے یا ان کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ خدا کی توحید دنیا میں قائم ہو کر رہے گی۔ شرک دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ مسیح کے پجاری یا پتھروں کے سامنے اپنی جبینوں کو جھکانے والے یا درختوں کی عبادت کرنے والے اپنے اسباب اور سامانوں پر بھروسہ کرنے والے یا دوسرے اقسام کے شرکوں میں مبتلا لوگوں کے شرکوں کو اس طرح کاٹ دیا جائے گا جس طرح ایک تیز دھار والی تلوار شیر کو دو ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہے...... ہماری حرکت جس جہت کی طرف ہے وہ جہت وہ ہے جہاں ہم نے اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے"۔

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ ۲۱/دسمبر ۱۹۶۵ء)

☆......☆......☆

ساری بزرگیاں اور ساری ولایت خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکرگزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو کبھی نظرانداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے"۔

(تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد صفحہ ۱۱۶)

☆......☆......☆

"غرض ضبط و نظم کو ضرور قائم کرنا پڑے گا۔ احمدیت کے اندر رہتے ہوئے اطاعت ضرور کرنی پڑے گی۔ اگر کوئی ڈکٹیٹر (Dictator) آپ کے اوپر حکم چلا رہا ہو تو پھر تو آپ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی کیوں اطاعت کریں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا خلیفہ دے جو آپ سے پیار کرنے والا ہو تو اگر آپ اس کی اطاعت سے گھبرائیں تو یہ علاوہ اور بہت سی برائیوں کے جہالت بھی ہے"۔ (احمدی ڈاکٹروں سے بصیرت افروز خطاب۔ ۳۰/اگست ۱۹۷۰ء صفحہ ۲۷)

☆......☆......☆

۸/نومبر ۱۹۶۵ء کو خلافت ثالثہ کا انتخاب بعد نماز عشاء عمل میں آیا تھا۔ ۹/نومبر فجر کی نماز کے بعد فرمایا:

"جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ذمہ داریاں آپ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے، جہاں تک اس نے مجھے توفیق عطا کی ہے، جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ میں ہر لحہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ مددگار ہوں گا اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے۔

آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور سمجھتی ہے لیکن ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہونگے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر انسان کے دل سے علم کا بھی نیکی اور تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غم خواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک موقع پر آنحضرت ﷺ کی انگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔ دنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۳/دسمبر ۱۹۶۵ء)

ایک پودا تناور شجر بن گیا

آندھی اٹھتی رہی، برق گرتی رہی جہل کی گود میں فتنے پلتے رہے
ایک پودا تناور شجر بن گیا بے بسی سے عدو ہاتھ ملتے رہے

تنگ ہم پہ اگرچہ ہوئی یہ زمیں ایک سے اَن گنت ہم ہوئے کہ نہیں
تم خدا لگتی کہنا ہماری نہیں ہم تو دیوانے تھے دھن میں چلتے رہے

اس سے پہلے کہ ہو جائیں آنکھیں لہو سجدہ گہ سے صدا آئی "لَا تَقْنَطُوْا"
خیمہ زن تیرگی ہے وہی کو بکو کوکھ سے جس کی سورج نکلتے رہے

وقت کے رنگ پھر کیا سے کیا ہوگئے سارے نمرود و فرعون ہوا ہوگئے
سطوت کجکلا ہی ملی خاک میں اور دئے ہم فقیروں کے جلتے رہے

نصرت حق سے منزل پہ ہیں دیدہ ور، سہل ورنہ نہ تھا اک صدی کا سفر
ان گنت قافلے گرد میں کھو گئے ان گنت راستے ہی بدلتے رہے

حسن یکجہتی، صبر و وفا، ارتقا، سب نظامِ خلافت سے ممکن ہوا
منکرین خلافت سے پوچھو ذرا کیسے شمس و قمر ان پہ ڈھلتے رہے

ہم خداوند کے، وہ ہمارا ہوا، جو دیا جھولیاں بھر کے اس نے دیا
حمد واجب ہے اس کی جمیل اور کیا قلب و جاں جس کی خاطر پگھلتے رہے

(جمیل الرحمن۔ ھالینڈ)

فرانکفورٹ۔ کراچی۔ فرانکفورٹ........................ 899,- DM
فرانکفورٹ لاہور، اسلام آباد، پشاور یا فیصل آباد۔ فرینکفورٹ.......... 999,- DM
ہم نہ صرف IATA کے ممبر ہیں بلکہ تمام مشہور ائر لائنز کے ہول سیل ایجنٹ بھی ہیں
INTRAVEL
IATA ACCREDITED AGENT
069-251770
http://www.in-travel.de

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور حضرت امام حسینؓ کی گستاخی کا الزام سراسر افتراء ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازی کی اس مہم میں جاہل مولوی عیسائیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں

دنیا بھر میں صرف جماعت احمدیہ ھی ایک ایسی جماعت ھے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پرزور کوشش کررھی ھے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز۔
فرمودہ ۱۴/اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۴/شہادت ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ . وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ . يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔

(سورة الصف آيات ۸،۹)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

یہ خطبہ بھی گزشتہ خطبہ والے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور اس میں اس بات کا ذکر چل رہا تھا کہ آج کل جو مولوی عیسائیوں کے ساتھ مل کر جماعت کے خلاف ایک مہم چلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حد ہتک کی ہے اور ہم کسی قیمت پہ یہ گستاخیاں برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں مزید کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عیسائیوں سے نہیں بلکہ عیسائی ان مولویوں سے کھیل رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے ہاتھوں میں یہ ایک کل پرزے کی طرح کام کر رہے ہیں کیونکہ عیسائی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ دنیائے عیسائیت پر احمدیت کا غلبہ ہو۔ پس اس زمانہ کے جاہل مولویوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی عقلوں سے استفادہ کرتے ہوئے وہ ایسی تحریکات انہی کے ذریعہ جاری کرواتے ہیں جو عیسائی دنیا میں احمدیت کے خلاف ردّ عمل پیدا کرنے والی ہوں۔

اس سلسلہ میں مَیں جو اقتباسات آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا ان میں پہلے تو الزامی جوابات دئے جانے کی وجوہات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہ بیان فرمائی ہیں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ وجوہات جو ہیں مختلف جگہ سے لی گئی ہیں اس لئے بعض جگہ تکرار بھی نظر آئے گی مگر یہ مضمون بڑا اہم ہے۔ تکرار بھی ہو تو کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اقتباسات میں پیش فرما دیتے ہیں۔

فرماتے ہیں: ”اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرتؐ کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں ”جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کا سخت مکذّب تھا“۔ یعنی عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سخت مکذّب تھے۔ ”اور اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے“۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اسی صف میں کھڑا کیا جس کے متعلق عیسائیوں کے بقول حضرت مسیح نے جھوٹوں کے آنے کی خبر دی ہوئی تھی۔ ”سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرما دیا ہے کہ اگر کوئی انسان ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے۔ ایسا آدمی اگر نابینا نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے اور اگر نیک اور ایماندار ہوتا تو خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔ پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں“۔ یہ عبارت مجموعہ اشتہارات سے لی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

”امابعد واضح ہو کہ چونکہ پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا اور اس نے ہمارے سید و مولیٰ ”حضرت اقدس ”محمد مصطفیٰ ﷺ پر نعوذ باللہ زنا کی تہمت لگائی اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سب و شتم استعمال کئے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اس کے خط کا جواب شائع کر دیا جاوے لہٰذا یہ رسالہ لکھا گیا۔ امید کہ پادری صاحبان اس کو غور سے پڑھیں گے۔ اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی سخت مجبوری سے کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت ﷺ کو نکالی ہیں اور ہمارا دل دکھایا ہے“۔

(نورالقرآن نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کوئی غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت ﷺ کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی (ﷺ) کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں ورنہ نامعلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی“۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ حاشیہ صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مولوی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کا بھی الزام لگاتے ہیں اور یہ چونکہ محرم کے دن ہیں اس لئے بعید نہیں کہ ان دنوں میں یہ مسیح والی تحریک کے ساتھ اس کو بھی شامل کر لیا ہو اور ہمیں علم ہے کہ ایسا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر عیسیٰ کا مر جانا ثابت کرنا ان کے نزدیک گالی دینا ہے تو اس طرح سے تو ہم نے نکالی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے نبیوں کی طرح وفات پاگئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۲۸،۳۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بعض سوالات کئے گئے جن کے جواب آپ نے دیئے۔ یہ سوال کرنے والے مشیر اعلیٰ کہلاتے تھے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بھائی تھے اور وہ ایک دفعہ قادیان آئے تو انہوں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعض سوالات کئے۔ پہلا سوال: ''آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ میں عیسیٰؑ سے افضل ہوں اور اور بھی تحقیر کے کلمات بعض اوقات ہوتے ہیں جن پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

حضرت اقدس: ہماری طرف سے کچھ نہیں ہوتا۔ میں ان باتوں کا خواہشمند نہیں تھا کہ کوئی میری تعریف کرے اور مَیں گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن میں کیا کروں جب خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا۔ یہ کلمات میری طرف سے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور میں بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہوں پھر میں کہاں جاؤں؟۔ لوگوں کے اعتراضوں اور نکتہ چینیوں کی پرواکروں یا اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاؤں؟۔ میں دنیا اور اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں سمجھتا لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں اور میں اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جائے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہیں کر سکتا۔ دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہیں۔ میں ان کی کبھی پروا نہیں کرتا۔ پس کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے میں خدا تعالیٰ کے کلام کو اور خدا کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ میں انبیاء ورسل یا صلحائے امت کی تحقیر کرتا ہوں۔ جیسے میں ابرار واخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہوں اور ان کے مقام قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہیں اور اَلْجِنْسُ مَعَ الْجِنْسِ کے موافق دوسرے اس درجہ کے سمجھنے سے عاری ہیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین (رضی اللہ عنہ) کو سجدہ کریں مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں۔ اور عیسائی خواہ حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بناویں مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بے خبر ہیں اور ہم ہرگز تحقیر نہیں کرتے''۔

انہی صاحب نے جو مشیر اعلیٰ کہلاتے تھے پھر سوال کیا کہ ''عیسائی خواہ خدا بناویں لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہیں اس صورت میں ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے۔

حضرت اقدس: ہم بھی حضرت عیسیٰ کو خدا کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پر حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بھی جائز عزت کرتے ہیں لیکن جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہیں ہوتے جب تک حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ یا ابن اللہ نہ کہا جاوے اس لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تا کہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو''۔ (ملفوظات جلد ۳ جدید ایڈیشن صفحہ ۵۳۰،۵۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا تھا اس لئے کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کی تمثیل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کو انتہائی گندی گالیاں دیں۔ یہ محض جہالت ہے مولویوں کی ورنہ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے مشابہت کا دعویٰ کرتے ہوں اس کو انتہائی گندہ قرار دے رہے ہوں۔

فرماتے ہیں: ''میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھے۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا''۔

(کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷،۱۸)

پھر فرماتے ہیں: ''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی مشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے''۔ یعنی بحدی اتحاد کا مطلب ہے ایک حد تک اتحاد ہے ''کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔ اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادمِ دین تھا''۔

فرماتے ہیں: ''موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سیّد الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے''۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳،۵۹۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد۔

پھر تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''محمد حسین نے اس قتل کے فتویٰ کے وقت یہ جھوٹا الزام میرے پر لگایا ہے کہ گویا میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اس لئے میں قتل کرنے کے لائق ہوں مگر یہ سراسر محمد حسین کا افتراء ہے۔ جس حالت میں مجھے دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم آتا ہے''۔ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ''اشتہار عام اطلاع کے لئے'' صفحہ ۷۰)

پھر تریاق القلوب میں حضور فرماتے ہیں: ''حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گزرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو اس لئے مَیں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے اور حضرت خاتم الانبیاء کا مصدق ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں''۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ حاشیہ صفحہ ۳۰۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد۔

پھر حضور ضمیمہ نزول المسیح میں فرماتے ہیں: ''خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید مَنْ عَادیٰ وَلِیًّا دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے''۔ اب سوال یہ ہے کہ ظاہری طور پر تو بہت بدبخت ہیں جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ پر بھی سخت بدزبانی کرتے ہیں تو وہ ایک ہی رات میں مر کیوں نہیں جاتے۔ اصل میں یہ روحانی مضمون ہے کہ وہ مرے ہوئے ہی ہوتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں یعنی روحانی لحاظ سے وہ زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ ایسی گستاخی کے بعد، اگر وہ پہلے سے مردہ نہ ہوں تو ایسی گستاخی نہیں کریں گے، اگر زندہ بھی سمجھتے تھے اپنے آپ کو تو اس گستاخی کے بعد ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتے یعنی روحانی معنوں میں۔ ''اور وعید مَنْ عَادیٰ وَلِیًّا۔ دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔ پس مبارک وہ جو آسمان کے مصالح کو سمجھتا ہے اور خدا کی حکمت عملیوں پر غور کرتا ہے''۔

(ضمیمہ نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۹)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مقام ہے وہ میں آپ ہی کے الفاظ میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ ''ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے''۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم 'اشتہار عام اطلاع کے لئے' صفحہ ۷۷)

پھر فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا، خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الٰہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے اور کروڑہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے کاربند ہیں وہ جہنم سے نجات پائیں گے''۔

(ضمیمہ رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں: ''ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولا محمد مصطفیٰ

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

ﷺ پر دل و جان سے ایمان لائے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں"۔

(نورالقرآن۔ روحانی خزائن جلد۹ صفحہ ۳۷۳)

پھر فرماتے ہیں: "مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے"۔ یعنی عیسیٰ خدا نہیں ہے۔ "ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں"۔(تحفہ قیصریہ ، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲۔۲۷۳) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اگر سچی پیروی کی جائے تو وہ خدا سے ملانے والے ہیں۔

فرماتے ہیں "ہم لوگ پادری لوگوں کے مقابل پر کیا سختی کر سکتے ہیں کیونکہ جس طرح ان کا فرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی اور عزت مانیں ایسا ہی ہمارا بھی فرض ہے۔ ہم لوگ صرف خدائی کا منصب خدا تعالیٰ کے لئے خاص رکھ کر باقی امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صادق اور راستباز اور ہر ایک ایسی عزت کا مستحق سمجھتے ہیں جو سچے نبی کو دینی چاہئے"۔

(کتاب البریہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳۔۱۵۴)

پھر فرماتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے اور ان کو خدا کہنا اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے اور انسانی کمالات سے بڑھ کر ان میں کچھ نہ تھا"۔(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۹)

پھر فرماتے ہیں: "پس اب موجودہ انجیل نے یہی نہیں کہ طریق توحید کو گم کیا بلکہ ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور نبوت کو اڑا دیا اور چہ جائیکہ وہ خدا یا ابن خدا بنتے ان کو نبی کے درجہ سے بھی گرا کر معاذاللہ بہت برے درجے کا آدمی بنا دیا۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی پاک ذات نے آ کر ان کی تعلیم کو زندہ کیا اور خود مسیح کی اپنی ذات اور وجود کے لئے مسیحائی کی"۔ یعنی مسیح کی مسیحائی آنحضورؐ نے فرمائی۔ آنحضورؐ نہ آتے تو مسیح زندہ نہ ہوتا یا زندہ نہ رہتا۔ "کہ اس کو مُردوں سے نکال کر اس زندگی میں داخل کیا جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور رسولوں کو دی جاتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۵۔۱۸۶)

پھر فرماتے ہیں: "مسیح علیہ السلام کی شان میں جس قدر اطراء کیا گیا ہے اور پھر جس قدر اُن پر حملے کر کے ان کو گرایا گیا ہے مَیں ان دونوں پہلوؤں کو صاف کر کے مسیح علیہ السلام کی شان کو اعتدال پر لانا چاہتا ہوں"۔ مراد ہے ایک طرف سے خدا اور خدا کا بیٹا بنایا ہوا ہے اور دوسری طرف ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ عام انسان کے متعلق بھی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ تو یہ دو حدیں ہیں جن میں انہوں نے دونوں طرف حد سے بڑھ کر قدم اٹھایا ہے۔ جیسے پنڈولم ایک سمت میں روانہ ہوتا ہے پھر دوسری سمت میں چل پڑتا ہے تو یہ درمیان میں نہیں ٹھہرے بلکہ پنڈولم کی طرح دونوں کناروں پر ہیں۔

فرمایا: میں ان کو اعتدال میں لانا چاہتا ہوں" اور جو کچھ وہ تھے اس سے دنیا کو اطلاع دینا بھی میرا کام ہے .... ہم تو حضرت مسیح کی شان بہت بڑی سمجھتے ہیں اور اسے سچا اور خدا کا برگزیدہ نبی مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ آپ کی پیدائش باپ کے بدوں خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ تھی اور حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے حضرت مریمؑ پر اور حضرت مسیحؑ پر جو ان کی تطہیر کرتا ہے اور پھر یہ احسان ہے اس زمانہ کے موجودہ امام کا کہ اس نے از سر نو اس تطہیر کی تجدید فرمائی"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۵۱۷)

حضرت مریم بلاشبہ پاک تھیں تو آج کون ہم میں سے اس بات کو مانتا کہ بغیر باپ کے ایک بیٹا ان کے پیدا ہوا یا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے ان سے بیاہ قسم کی ایک چیز رچائی اور خدا کا بیٹا مریم کے بطن سے پیدا ہوا۔ یہ ایسی جہالت کی بات ہے کہ اگر قرآن کریم اس کی تصدیق نہ کرتا اور اس کی معرفت بیان نہ فرماتا تو ہم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو تسلیم نہ کرتا۔ تو کتنا بڑا احسان ہے جو حضرت مریم اور ان کے بیٹے پر قرآن کریم نے کیا اور کتنی احسان فراموشی ہے عیسائیوں کی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ماں باپ پر حملے کرتے ہیں۔ پس اللہ ہی ان کو سمجھائے۔ سوائے اس کے کہ ہم دعا کریں کہ اللہ ان کو عقل دے اور ہم کیا کر سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "پادریوں کی تکذیب انتہاء تک پہنچ گئی تو خدا نے حُجّت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں؟۔ میں بے وقت نہیں آیا، میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا............ بھلا اب کوئی پادری میرے سامنے تو لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمدؐ عربی جس کو گالیاں دی گئیں، جس کے نام کی بے عزتی کی گئی، جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچّا اور سچوں کا سردار ہے"۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۳۔۲۷۴)

اب میں بعض یورپین مصنفین کے حوالہ سے کچھ باتیں ظاہر کرتا ہوں کہ ہو کیا رہا ہے۔ ایک یورپین عیسائی مصنف Herbert Gotts Chalk یہ غالباً جرمن ہے۔ وہ لکھتا ہے "آج اسلام عقائد کی اشاعت کے لئے تلوار استعمال نہیں کر رہا۔ مقدس جنگ کا رخ صرف باقی استعماری طاقتوں کی طرف ہے۔ لیکن امن پسند جماعت احمدیہ کرۂ ارض کے تقریباً تمام ممالک میں تبلیغی مہمات میں مصروف ہے............ یہی جماعت ہے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پرزور تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے قبل ازیں مسلمانوں کے اندر مسیحیت کی تبلیغ کی مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ اب اس جماعت کی تبلیغی مساعی کا ہدف خود مسیحیت بن گئی ہے۔ اس جماعت میں یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مشنوں کے قیام کے ذریعہ مسیحی دنیا میں ایک رخنہ خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو ڈال دیا ہے"۔ یہ کتنا ہی چھوٹا، ان کی خوش فہمی تھی پرانے زمانے کی اب تو یہ رخنہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ بڑی بڑی عیسائی سلطنتیں لرز رہی ہیں۔ "یہ جماعت مؤثر پروپیگنڈہ کا نظام رکھتی ہے، تقاریر کی جاتی ہیں، اخبارات شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے"۔ (Welt Bewe Gende Macht Islam by Herbert Gotts Chalk)۔ اب وہ ریڈیو کا زمانہ بھی لد گیا اب تو ماشاء اللہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ سب دنیا کو اسلام کی حقیقت سمجھائی جاتی ہے اور عیسائیت کی حقیقت بھی بتائی جاتی ہے۔

ہالینڈ کے ایک مشہور پادری ڈاکٹر کریمر جو مشرق بعید کے دورہ پر جاتے ہوئے قادیان بھی ٹھہرے اور وہ اپریل ۱۹۳۱ء کے "مسلم ورلڈ" میں لکھتے ہیں: "ہندوستانی مسلمانوں پر عام طور پر مایوسی کا عالم طاری ہے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابل توجہ ہے۔ یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جس حکومت کے ماتحت رہے اس سے وفادار رہے اور وہ صرف اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ کونسی حکومت کے ماتحت ان کو تبلیغ اسلام کے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ اور وہ اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اس کو محض صداقت اور خالص حق سمجھ کر تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی نہایت عجیب جماعت ہے اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اس جماعت کا اثر اس کے اعداد و شمار سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ مذہب میں ان کا طرز استدلال بہت سے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اختیار کر لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں رہتے ہوئے احمدیوں کا علم کلام عقلاً ماننا پڑتا ہے"۔

اسی طرح ایک اور اقتباس پیش ہے۔ ہالینڈ میں احمدیہ مشن کے قیام کے دوران ایک ڈاکٹر ہیو بن (Hovben) نے جماعت کے خلاف الزام تراشی کا ایک نہایت ہی خطرناک سلسلہ شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمان چونکہ انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے یہ کون ہیں اسلام کی نمائندگی کرنے والے۔ اس پر وہاں کے ایک کیتھولک اخبار M.66 نے پروفیسر ڈاکٹر ہیو بن کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ:

"پروفیسر ڈاکٹر ہیو بن کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قہار خدا کا تصور پیش کرتا ہے، سراسر مغالطہ انگیز ہے اور یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا فقدان ہے، دور از حقیقت ہے۔ کیونکہ خود جماعت احمدیہ تجدید و احیاء اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا باعث بنی ہوئی ہے"۔

پھر اخبار لکھتا ہے:- "احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی صورت ہے جو اسلام کی نمائندگی کرنے کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ بات کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی اور کیتھولک ذہنیت ہی کے مظہر نظر آتے ہیں جو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو کافر اور دائرہ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

کئی بار عیسائیوں نے احمدیوں کی تبلیغ اسلام کی کوششوں کو ناکام کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ یہ جو عبارت ہے یہ دراصل ہفت روزہ "نئی دنیا" دہلی کی ۲۶؍جون ۱۹۷۴ء کی اشاعت سے

Jalsa - London Special

Valid from 26-07-00 upto the 08-08-00

Only valid for Ahmadi Community

Frankfurt-London-Frankfurt DM 260,-

Hamburg-London-Hamburg DM 260,-

For further bookings enquiries please phone our local office in Frankfurt

M.Q.Travel Consultants

Tel: 0175-4003472 Fax: 069- 79207622

E-mail Infoairport-ticketnet.de

www.airport-ticketnet.de

لی گئی ہے۔ یہ وہ یورپین حوالہ نہیں ہے۔ وہ لکھنے والا لکھتا ہے: "چونکہ قادیانی مبلغ یورپ اور افریقہ میں عیسائیت کا زور توڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور مشنری اُن کے مقابلہ میں عاجز آچکے ہیں۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کی خانہ جنگی میں اِن کا بڑا ہاتھ ہے"۔ یعنی احمدیوں کا بڑا ہاتھ ہے خانہ جنگی میں اس لئے کہ احمدیوں کی وجہ سے خانہ جنگی کرائی جاتی ہے تاکہ ان کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکایا جائے اور اس کے نتیجہ میں پھر عیسائیت کا پیچھا احمدیوں سے چھوٹ جائے۔

"عیسائی مشنری چاہتے ہیں کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں قادیانی فرقے کو اس قدر کمزور کردیا جائے کہ ان میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رہے۔ عیسائی مشنری اپنے سرمائے کے زور سے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ ان کے نیچے سازش کا بارود بچھانے والا کون ہے۔"

اسی خبر کا حوالہ دینے کے بعد بمبئی کے ایک ہفت روزہ "جدید اردو رپورٹر" نے اپنی ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں مزید لکھا:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا اہم کام سرانجام دے رہی ہوتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود مسلمانوں کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کروادیتی ہے۔" تو اصل شرارت عیسائی کرتے ہیں اور مولوی تو ان کے اڈے لگے ہوئے ہیں۔ مولویوں کو تو عقل ہے ہی کوئی نہیں بے چاروں میں۔

اب مختلف عیسائی چرچوں نے مختلف وقتوں میں جو بیان دئے ہیں بعض ان میں سے مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۱۹۶۹ء میں ایک رپورٹ چرچ کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کمیشن کے ایک رکن Bertil Vibeg لکھتے ہیں: "عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے کے سلسلہ میں جو اعتراضات احمدیت کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں ان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت عیسائیت کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے۔ عیسائیت نے جو عالمگیر مذہب کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے احمدیہ جماعت سب سے زیادہ اس کے درپے ہے اور چاہتی ہے کہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت واپس لائی جائے۔ یعنی وہ عظمت جو"" حضرت" میں اپنی طرف سے داخل کررہا ہوں اس میں تو صرف لکھا ہے "محمد کی وفات"۔ "یعنی وہ عظمت جو محمد (ﷺ) کی وفات کے بعد سے لے کر ایک سو سال تک اسلام کو حاصل تھی جبکہ یہ مذہب بحرالکاہل کے اردگرد کے ملکوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا تھا اور یورپ میں بھی کافی دور تک پہنچ گیا تھا۔ دعویٰ تو بہت بڑا ہے لیکن مستقبل ہی بتا سکے گا کہ اِس میں کامیابی ہوسکتی ہے یا نہیں۔ احمدیہ جماعت نے اب تک جو تبلیغی کوششیں کی ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دعاوی کی پشت پر عمل کی طاقت موجود ہے۔ یہ ہے باعمل اسلام"۔

(Report on Christian Churches, Sakenderavia 1969).

اب پادریوں کی شکست فاش کا اعتراف مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پادریوں کی شکست کا اعتراف جو خود بعض مسلمان علماء نے بھی کیا ہے اور ان کو کرنا پڑا ہے۔ ۱۹۳۴ء میں دہلی سے نور محمد صاحب مالک اصح المطابع نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی تھانوی کے دونوں ترجموں والا ایک قرآن کریم شائع کیا۔ اس کے دیباچہ میں صاف اور واضح اقرار کیا گیا کہ عیسائی پادریوں کی ہندوستان کو عیسائی بنانے کی سکیم کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے عقیدہ وفات مسیح سے سراسر ناکام بنا دیا اور پادریوں کو ہندوستان سے لے کر ولایت تک شکست دے دی۔ یہ جو عبارت ہے یہ ان کی عبارت کو اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ورنہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی لکھنے والا تو نہیں تھا۔ اب میں اصل الفاظ اس عبارت کے پڑھ کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت واحکام پر جو اس کا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام اور سیرت رسول ﷺ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی و عقلی نقلی جوابوں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا"۔ اب وہ اس کے الفاظ ہیں: "تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہوکر دفن ہوچکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کرلو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم مطبوعہ ۱۹۳۴ء صفحہ ۳۰)

اب یہ تو پادری لیفرائے کی شکست کا ذکر ہے۔ بعد کے دور میں ایک اور پادری بلی گراہم نے افریقہ کا رخ کیا اور افریقہ میں آگے سے حضرت شیخ مبارک احمد صاحب جو مبلغ تھے وہاں وہ اس سے ٹکرا گئے اور تمام افریقیوں کو یہ بات یاد کروادی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوچکے ہیں، زمین میں دفن ہیں اور وہ صرف یہی اعتراض اٹھ کے کیا کرتے تھے اس کی تقریروں میں کہ کس عیسیٰ کی بات کر رہے ہو وہ تو دفن ہوکے زمین میں جاچکا ہے، مرچکا ہے، مٹی ہوگیا۔ تو اس وجہ سے وہ اتنا تنگ ہوا کہ افریقہ کا میدان بھی چھوڑ کر اس کو بہرحال بالآخر علاقے، وہاں سے بھاگنا پڑا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے اور ایسا غلبہ عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں ہر مخالف اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کے سامنے بالکل ہیچ ہو جاتا ہے اور احمدیت کا یہ غلبہ بڑھتا چلا جارہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ آئندہ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ابھی کیا ہونے والا ہے۔ مولویوں کو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ☆ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود پھوٹ پھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حیات نورؓ

(حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی سیرت کا ایک ورق)

سب سے بڑی خواہش

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

راقم (عرفانی) نے ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ فرمایا مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ قرآن مجید عملی طور پر کل دنیا کا دستور العمل ہو۔

میں نے یہ سوال آپ کے ایام علالت میں کیا تھا اور میں ایوان خلافت کے تحت ان امور کو شائع کردیا کرتا تھا۔ آپ کے اس جواب سے پایا جاتا ہے کہ آپ کیا چاہتے تھے۔ سب سے بڑی خواہش آپ کی یہی تھی کہ قرآن مجید دنیا کا دستور العمل ہو جائے۔ اس سے قرآن مجید کی اشاعت اور خدمت کے لئے جو جوش آپ کے دل میں تھا وہ ظاہر ہے۔

☆......☆......☆

اولاد کے متعلق خواہش

انسان اپنی اولاد کے لئے دنیا میں بہت بڑی امنگیں اور آرزوئیں رکھتا ہے اور وہ اس کی فطرت کا ایک صحیح تقاضا ہوتا ہے۔ خصوصاً جو اولاد بڑھاپے میں ہو...... اس کے متعلق اس کی آرزوؤں کا سلسلہ نہایت عجیب ہوتا ہے مگر حضرت حکیم الامت کی اپنی اولاد کے متعلق کیا آرزو اور تمنا تھی وہ اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے جو عزیز مکرم مولوی عبدالحی مرحوم کی تقریب آمین پر پیش آیا۔ عزیز عبدالحی نے قرآن مجید ختم کیا، اس کی آمین ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت باغ میں مقیم تھے۔ حضرت حکیم الامت کو طبعی طور پر بڑی خوشی ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ بچہ ہوشیار ہوگیا ہے یا تعلیم کی طرف توجہ کرنے لگا ہے بلکہ محض اس لئے کہ اس نے خدا کی کتاب پڑھی ہے۔

جب عزیز عبدالحی قرآن شریف ختم کرکے آیا تو اسے فرمایا: "بیٹا! ہم تم سے دس باتیں چاہتے ہیں ان میں سے 1/10 آج تم نے کرلی ہیں۔ وہ باتیں کیا ہیں؟:

۱...... قرآن شریف پڑھو۔
۲...... پھر اس کو یاد کرو۔
۳...... پھر اس کا ترجمہ پڑھو۔
۴...... پھر اس پر عمل کرو۔
۵...... پھر اسی عمل میں تمہیں موت آ جائے۔
۶...... قرآن شریف پڑھاؤ۔
۷...... پھر یاد کراؤ۔
۸...... پھر ترجمہ سناؤ۔
۹...... پھر عمل کرواؤ۔
۱۰...... پھر اسی حالت میں تم کو موت آ جاوے۔

ان ہدایات عشرہ پر غور کرو۔ ان میں وہ راز سربستہ موجود ہے جو آپ اپنی اولاد کے متعلق آرزوؤں اور تمناؤں کی انتہا کار کھتے ہیں۔ دنیا کی کسی ترقی اور کامیابی کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک اور صرف ایک خواہش ہے کہ قرآن شریف کا فہم، اس پر عمل اور اس کی خدمت و اشاعت تمہارا نصب العین ہو اور جب ہم آپ کی ذاتی خواہش سے اسے ملاتے ہیں تو وہ بھی یہی ہے کہ قرآن مجید عملی طور پر دنیا کا دستور العمل ہو۔

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ ملبورن (آسٹریلیا) کے زیرانتظام

تبلیغی بک سٹالز

(رپورٹ: قمر داؤد کھوکھر - مبلغ سلسلہ)

مارچ کا مہینہ آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ میں "فیسٹیول کا مہینہ" کہلاتا ہے جس میں مختلف سٹی کونسلز اپنی حدود میں مختلف نوعیت کے مقامی فیسٹیول کا انعقاد کرتی ہیں۔

آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ کی ایک کونسل ڈنڈے نونگ (Dandenong) کے نام سے ہے جو میلبورن شہر کے مرکز سے ۳۰ کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے اور جہاں گزشتہ آٹھ سالوں سے ایک ثقافتی میلہ "Sumnation World Cultural Festival" کے نام سے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ میلبورن ۱۹۹۸ء سے اپنا تبلیغی بک سٹال لگا کر اس میلہ میں شرکت کرتی ہے اور اس بک سٹال کے ذریعہ اس میلہ میں آئے ہوئے لوگوں کی ایک کثیر تعداد تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

امسال یہ میلہ مورخہ ۵رمارچ بروز اتوار Sandown کے ریس کورس گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا جس کا اہتمام "Springvale Neighbour-hood House" نے مقامی کونسل City of Greater Dandenong کے تعاون سے کیا تھا۔

سٹال کی تیاری

اس میلہ کی انتظامیہ سے اجازت ملنے پر میلہ والے دن صبح نو بجے خاکسار قمر داؤد کھوکھر مربی سلسلہ، مکرم طاہر احمد صاحب نائب سیکرٹری تبلیغ، اور مکرم وحید احمد چٹھہ صاحب، نائب سیکرٹری اشاعت کے ہمراہ ریس کورس گراؤنڈ پہنچے تاکہ سٹال کو تیار کیا جاسکے۔

سٹال کے ایک حصہ میں میزوں پر قرآن کریم اور اسلام واحمدیت سے متعلق انگریزی لٹریچر رکھا گیا تھا اور ایک طرف حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب "Revalation, Rationality Knowledge & Truth" کو ایک ڈسپلے بورڈ کی مدد سے ڈسپلے کیا گیا تھا۔ اس بورڈ پر "Need of those who seeks the Truth" کے الفاظ لکھے گئے تھے۔ اس کے نیچے حضور انور کی تصویر اور تعارف اور ساتھ ہی کتاب کے چند نسخے رکھے گئے تھے جبکہ دوسری طرف ایک ٹی وی سیٹ رکھا گیا تھا جس میں وی سی آر کی مدد سے لقاء مع العرب کا پروگرام سارا دن چلتا رہا۔ یسرنا القرآن اور نماز کی ویڈیو کیسٹ بھی نمایاں کر کے اسی حصہ میں رکھی گئی تھیں۔ ایک علیحدہ میز پر عربی اور ترکی زبان کا لٹریچر رکھا گیا تھا۔ اسی ٹیبل پر ایک ڈسپلے بورڈ کے ذریعہ خانہ کعبہ اور مسجد بیت الھدیٰ سڈنی اور "Love for all Hatred for none" کے کلمات کو ڈسپلے کیا گیا تھا۔

زائرین کی آمد

ابھی سٹال تیار کیا ہی جا رہا تھا کہ ایک آسٹریلین نوجوان سٹال پر آئے اور کتب دیکھنے کے بعد حضرت عیسیٰ کے متعلق ایک کتاب "Jesus among the lost sheep" اٹھائی اور ورق گردانی کرنے کے بعد کہا کہ میں یہ کتاب خریدنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے اس سٹال سے سب سے پہلی کتاب خریدی۔

دن کے گیارہ بجے لوگ آنا شروع ہو گئے۔ سٹال کی دیوار پر آویزاں کئے گئے کلمہ طیبہ مع انگریزی ترجمہ اور احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے بینرز نمایاں ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ سٹال پر آنے والے ہر فرد کو دو فولڈرز "Messahe of Islam" اور "The Promised Messiah has come" دئے جاتے رہے جبکہ خواتین کو "Woman In Islam" کا فولڈر بھی ساتھ ہی دیا جاتا۔ کچھ لوگوں کو دیکھا گیا کہ مختلف جگہوں پر بیٹھے ان فولڈرز کا مطالعہ کر رہے تھے۔

ایک بوزنین خاتون ٹی وی پر حضور کی تصویر دیکھ کر متوجہ ہوئیں اور سٹال پر آئیں۔ دوران گفتگو کہنے لگیں کہ میں نے برسلز میں آپ کے امام سے ملاقات کی تھی۔

سارا دن مختلف قومیتوں کے افراد (مرد، عورتیں اور بچے) اس سٹال پر آکر اسلام احمدیت سے متعلق تعارف حاصل کرتے رہے۔ اور لٹریچر بھی ساتھ لے جاتے رہے۔ شام چھ بجے تک لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہا۔

تبلیغی سٹال کی منفرد خصوصیت

اس کلچرل فیسٹیول میں رفاہ عامہ کے اداروں اور سرکاری اداروں کے سٹالز کے علاوہ ۲۰ سے زائد ممالک نے اپنے اپنے ثقافتی سٹالز بھی لگائے تھے جن میں اسلامی ممالک کے لوگوں کے سٹالز بھی تھے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا یہ تبلیغی بک سٹال اس لحاظ سے منفرد تھا کہ یہ پورے فیسٹیول میں واحد مذہبی سٹال تھا جو خالصتاً اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور اس کے مسیح موعودؑ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے لگایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

کمیونٹی سٹریٹ فیسٹیول میں تبلیغی بکسٹال

جماعت احمدیہ میلبورن نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۶رمارچ بروز اتوار میلبورن شہر کے مرکزی علاقہ کینسنگٹن (Kensington) میں منعقد ہونے والے کمیونٹی سٹریٹ فیسٹیول میں ایک تبلیغی سٹال لگا کر شرکت کی۔ اور فیسٹیول میں آنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

میلبورن سٹی کونسل کی حدود میں اس فیسٹیول کا اہتمام Kensington Traders Association نے کمیونٹی سنٹر اور کونسل کے تعاون سے کیا تھا۔ یہ میلہ ہر سال منعقد ہوتا ہے اس کے لئے Macaulay Road پر جگہ منتخب کی گئی تھی اور اس سڑک کے دونوں اطراف مختلف قسم کے سٹالز لگائے گئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو اس میں سٹال لگانے کا موقعہ ملا۔

اس سٹال پر بھی میز پر قرآن کریم، اسلام واحمدیت سے متعلق انگریزی زبان کا لٹریچر رکھا گیا تھا۔ ایک طرف حضور انور کی کتاب "Revalation, Rationality Knowledge & Truth" کو ایک ڈسپلے بورڈ کی مدد سے ڈسپلے کیا گیا تھا۔ ایک بورڈ پر احمدیہ مسلم کمیونٹی اور "Love for all hatred for none" کے کلمات درج تھے۔

حضور کی تصویر نمایاں ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی اور لوگ سٹال پر متوجہ ہوتے رہے۔ صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک لوگ اس سٹال پر آکر اسلام واحمدیت سے تعارف حاصل کرتے رہے۔ سٹال پر آنے والے ہر فرد کو اسلام و احمدیت کے تعارف پر مبنی فولڈرز مفت تقسیم کئے جاتے رہے۔ بعض لوگوں نے کتب میں بھی دلچسپی کا اظہار کیا اور چند ایک کتب بھی فروخت ہوئیں۔

یہ علاقہ چونکہ خالصتاً یورپین باشندوں کا علاقہ ہے اس لئے یہاں زیادہ تر لوگوں نے اسلام اور قرآن کریم سے متعلق ہی سٹال پر آکر گفتگو کی اور معلومات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں

دوسرا ایک روزہ نیشنل تبلیغی سیمینار

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اس سال کا دوسرا نیشنل تبلیغی سیمینار ۳۰ راپریل ۲۰۰۰ء کو دارالسلام میں منعقد کیا گیا۔

سیمینار کا پروگرام ترتیب دینے کے بعد ملک بھر سے ۹ مبلغین، ۳۵ معلمین اور ۲۰۰ کے قریب داعیان و نومبایعین کو دعوت نامے بھجوائے گئے تاکہ باہمی تبادلہ خیالات اور دوسرے تجربات کے پیش نظر آئندہ لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ مکرم و محترم امیر صاحب تنزانیہ کی طرف سے اس سیمینار کا انتظام و صدارت مکرم علی سعید موسیٰ صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے اس فرض کو بخوبی نبھایا۔

افتتاحی اجلاس

سیمینار کا آغاز روایتی انداز میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ افتتاحی خطاب میں مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے تبلیغ کی ضرورت واہمیت واضح کی۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب شاد، مبلغ سلسلہ نے اپنے صوبے میں ثمر آور دعوت الی اللہ کے طریق کار سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ پھر مکرم رجب سندیلی صاحب، معلم سلسلہ نے اپنے طریقۂ تبلیغ میں کامیابی پر گفتگو کی۔

دوسرا اجلاس

چائے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف معلمین و داعیان الی اللہ نے مختلف طریقہ ہائے تبلیغ کی وضاحت کی۔ اور زیادہ سے زیادہ بیعتوں کے حصول کے لئے تجاویز پیش کیں۔ مخالفین کی طرف سے اٹھائے جانے والے بعض اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔

اس سیمینار میں ہر شخص جب بات کر رہا ہوتا تو وہ بات اس کے دل سے نکل رہی تھی جس کے ساتھ جذبۂ ایمان تھا۔ اور دنیا میں چھا جانے کا عزم تھا اور اللہ و رسولؐ کی صداقت و عظمت کے قیام کا منصوبہ تھا۔

میٹنگ مبلغین و معلمین

مکرم و محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے ملک بھر سے آئے ہوئے مبلغین و معلمین کے ساتھ ایک میٹنگ کی جس میں تمام تبلیغی ضروریات کا جائزہ لے کر حتی المقدور انہیں پورا کیا گیا اور یہ طے پایا کہ فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں اپنے آراموں کو قربان کر کے منزل اور ٹارگٹ کو حاصل کیا جائے۔

اس سیمینار کے نتیجہ میں تمام حاضرین کے چہروں پر ایک بشاشت اور کام کرنے کا عزم تھا اور تمام حاضرین نے یہ عہد کیا کہ اب وہ اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کر دیں گے تا حق کا بول بالا ہو اور جماعت احمدیہ مسلمہ تنزانیہ اپنے بیعتوں کے ٹارگٹ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والی جماعت ثابت ہو۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

سیرت المہدی

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے بعض واقعات)

تاثیرات قدسی کا ایک نمونہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۶؍دسمبر ۱۹۵۸ء کے جلسہ سالانہ پر 'ذکر حبیب' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ کوئی شخص آپؑ کی مجلس میں آیا اور اِدھر اُس کے دل میں کوئی خیال آیا یا سوال پیدا ہوا اور اُدھر حضرت اقدسؑ نے اسی کے متعلق تقریر شروع فرمادی۔ اس وقت ایک کشمیری دوست حاجی عمر ڈار صاحب آسنوری کا واقعہ میرے ذہن میں ہے۔ یہ حاجی صاحب خواجہ محمد عبداللہ صاحب دکاندار گول بازار ربوہ کے نانا تھے۔ کشمیر سے حج کی غرض سے روانہ ہوئے تو پنجاب آکر پتہ چلا کہ کسی وباء کے پھوٹنے کی وجہ سے حکومت نے حج پر جانے والوں کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ اس پر وہ واپس کشمیر جانے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ جو کشمیرؔ سے ان کے واقف تھے غالبًا سیالکوٹ میں اُن سے ملے۔............ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ ہی انہیں ساتھ لے کر قادیان آئے۔ حضورؑ کی مجلس میں جونہی یہ پہنچے حضور نے آیت قرآنی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی کا درس شروع فرما دیا۔ اور آپؑ نے فرمایا کہ بعض لوگ ساری نیکیاں بجالاتے ہیں، صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی کرتے ہیں، زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور حج کا ارادہ بھی رکھتے ہیں مگر اپنے بہن بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھتے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حاجی عمر ڈار صاحب ایک مدت سے اپنے چھوٹے بھائی لسّی ڈار کا حصہ جائیداد دبائے بیٹھے تھے اور نہیں دیتے تھے۔ اس وعظ سے ایسے متاثر ہوئے کہ قادیان سے ہی انہوں نے اپنے بھائی کے نام انہیں جائیداد کا حصہ دینے کا خط لکھ دیا اور کشمیر جاتے ہی عملاً بھی اس کا حصہ ادا کردیا۔

یہ اس تاثیر قدسیہ کی ایک معمولی سی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور برگزیدہ انسانوں کو عطا کی جاتی ہے۔ حضرت مولانا رومؒ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

ساعتے در صحبتِ اہلِ صفا
بہ ز صد سالہ عبادت بے ریا

کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور دوستوں اور اس کے ساتھ صدق و صفا کا تعلق رکھنے والوں کی صحبت اور مجلس کا ایک لحہ اور ایک ساعت بھی اپنے روحانی نتائج اور تاثیرات کے اعتبار سے انسان میں وہ انقلاب پیدا کر سکتی ہے جو صد سالہ عبادت اور ریاضت کے ذریعہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ حکمت ہے جس کے پیش نظر قرآن مجید نے صادقین کی معیت اور صالحین اور خدا کے نیک بندوں کی رفاقت اور صحبت پر زور دیا ہے۔ دوستوں کو یہ باتیں اپنے کردار میں عملاً پیدا کرنی چاہئیں"۔

☆......☆......☆

اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بے ادبی منسوب ہوتی سن نہ سکتے تھے

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"حضرت چوہدری رستم علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور پیارے خدام میں سے تھے۔ ان کا جوان لڑکا بیمار تھا۔ وہ اسے لے کر قادیان آگئے۔ وہ حضور علیہ السلام کے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن اس لڑکے کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ حضور علیہ السلام بار بار تشریف لاتے اور دیکھ جاتے۔ تمام رات آپ سو نہ سکے۔ صبح وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ اس کی ماں بہت روئی اور اس کے منہ سے نکل گیا کہ اے خدا تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ یہ آواز حضور نے سن لی۔ حضور کو سخت رنج ہوا۔ فرمایا: "ان سب کو میرے مکان سے نکال دو۔ اس نے خدا کی نسبت بہت سخت لفظ کہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے خدا کا کوئی قہر نازل ہو"۔

☆......☆......☆

حضور کی دعا سے کئی ملزم بری ہوگئے

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ آپؓ نے فرمایا:

"سراوہ کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں ایک مقدمہ ہوا۔ لوگوں نے پولیس کے سپاہیوں کو زدو کوب کیا کیونکہ اول سپاہیوں نے ان کو مارا تھا۔ عدالت نے ملزموں کو تین تین سال کی سزا دی۔ میرا داماد فضل حق احمدی اس گاؤں کا مختار تھا۔ اس نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں خط روانہ کیا اور تمام حال لکھ دیا اور عرض کی کہ حضور اپیل کی جائے گی دعا فرمائیں۔ حضور کی طرف سے جواب آیا کہ "جس روز تمہارا مقدمہ پیش ہوا اس وقت ایک شخص مسجد میں نفل پڑھ کر جس طرف حاکم بیٹھا ہوا ہے اس طرف منہ کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا رہے اور جب تک مقدمہ پیش رہے وہ برابر پڑھتا رہے"۔

اپیل کے لئے میرے داماد نے جس وکیل سے گفتگو کی وہ یہی کہہ دیتا تھا کہ اپیل کی گنجائش نہیں۔ وہاں ایک انگریز وکیل بھی تھا آخر اس کے پاس گئے۔ اس نے بھی یہی جواب دیا۔ مگر اسے کہا گیا کہ آپ اپیل دائر کردیں۔ اور محنتانہ لے لیں خواہ گنجائش ہو یا نہ ہو۔ جب اپیل دائر ہوئی تو تاریخ مقررہ پر حضرت کے ارشاد کے ماتحت ایک آدمی مسجد میں بٹھا دیا گیا جو نفل اور بسم اللہ پڑھتا رہا۔ حضور کی دعا کی............ برکت سے حاکم نے مقدمہ نہایت توجہ سے سنا اور ملزموں کو بری کردیا اور مقدمے سے آزاد کردیا۔ وہ انگریز وکیل بھی بہت حیران ہوا اور کچہری سے باہر آکر اس نے اہل مقدمہ کو بلایا اور بلند آواز سے کہا کہ اے لوگو! یہ فیصلہ انسانی نہیں ہے یہ خدائی فیصلہ ہے۔ تمام وکلاء اس فیصلہ کو سن کر حیران ہوگئے۔

☆......☆......☆

حضرت اقدس کی شفقت کا ایک دلربا واقعہ

حضرت گوہر بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی صحابیہ تھیں آپ کے شوہر مستری حسن دین صاحبؓ بھی حضور علیہ السلام کے ایک عاشق اور فدائی صحابی تھے۔ حضرت گوہر بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"گرمیوں کے دنوں میں مستری حسن دین صاحب قادیان رخصت لے کر آئے۔ ایک روز شدت کی گرمی تھی۔ ظہر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف لائے تو فرمایا: "آج تک سخت گرمی ہے"۔ مستری حسن دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور آج تو عرق نکل رہا ہے بڑی پیاس لگتی ہے۔ آج اگر برف ہو تو ٹھنڈا شربت پئیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا: "مستری صاحب! خدا کے فضل کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ آؤ مل کر دعا کریں مولا کریم برف بھیج دے گا"۔

چنانچہ دعا کی گئی۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر تشریف لے گئے۔ ان دنوں قادیان میں عام لوگ برف کا نام بھی نہ جانتے تھے اور نہ یہاں برف آتی تھی۔ خدا کی قدرت عصر کے وقت ایک یکّے والا بہت سی برف لے کر آگیا جو بٹالہ سے کسی دوست نے بھیجی تھی۔ حضرت اقدس کو اطلاع کی گئی کہ حضور برف آئی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا شربت تیار کرو جب شربت تیار ہو گیا تو حضور باہر تشریف لائے۔ بہت سے اصحاب تھے، سب کو شربت کے گلاس دیئے گئے۔ اتفاقاً مستری حسن دین صاحب اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ جب حضور شربت نوش فرمانے لگے تو آپ کو معاً مستری صاحب کا خیال آیا۔ فوراً گلاس ہٹا کر بڑے تعجب سے فرمانے لگے: "اوہو۔ کوئی جلدی جاؤ اور مستری حسن دین صاحب کو بلا لاؤ۔ ان کی بدولت آج ہم کو شربت ملا اور ہم ان کو ہی بھول گئے"۔

سب دوست حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ گلاس سب کے ہاتھوں میں ہیں اور پکڑے بیٹھے ہیں۔ جب مستری صاحب آئے تو حضرت اقدس ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ: "مستری صاحب! آپ کی بدولت ہم کو شربت ملا اور ہم آپ کو ہی بھول گئے"۔

پھر حضور نے ان کو پاس بٹھا کر محبت سے شربت پلایا اور اس کے بعد سب دوستوں نے پیا اور حضور نے بھی۔

☆......☆......☆

خدام کی دلجوئی

حضرت گوہر بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ:

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مستری حسن دین صاحب کو مکان کے لئے عمارتی لکڑی لانے کے لئے بھیجا۔ جب لکڑی خرید کرلائے اور وہ چِرائی گئی تو اندر سے کھوکھلی نکلی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے حضرت اقدس سے جاکر شکایت کی کہ لکڑی بہت ناقص آئی ہے اور کسی کام کی نہیں۔ حضور نے فرمایا: "میر صاحب لکڑی جلانے کے کام کی بھی نہیں؟" پھر حضور نے مستری صاحب سے دریافت فرمایا کہ: "مستری صاحب! میر صاحب فرماتے ہیں لکڑی کسی کام کی نہیں"۔ مستری صاحب نے عرض کیا حضور جس کام کے لئے منگوائی تھی اس کام کی نہیں اور تو سب کچھ بن سکتا ہے مثلاً چوکھٹ، دریچے، الماریاں وغیرہ۔ حضرت اقدس بہت خوش ہوئے اور فرمایا: "لکڑی بہت اچھی ہے مستری صاحب کا کوئی قصور نہیں"۔ مستری صاحب نے عرض کیا کہ حضور مثل مشہور ہے کہ لکڑی اور ککڑی کا کیا اعتبار ہے۔ کیسے اچھے چن چن کر خربوزے لے جاتے ہیں اور پھر وہ اندر سے خراب نکل آتے ہیں۔ یہی حال لکڑی کا ہے اسی لئے لوگ کہتے ہیں کہ ککڑی اور لکڑی کا کیا اعتبار۔ یہ فقرہ حضور کو اس قدر پسند آیا کہ حضور بار بار میر صاحب کو مخاطب کر کے مسکرا کر فرماتے: "ہاں میر صاحب! لکڑی اور ککڑی کا کیا اعتبار"۔

☆......☆......☆

مقام عصمت

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ ایک بوڑھے حکیم نے جن کا نام حکیم فضل الٰہی تھا اور جو لاہور میں محلہ سقان میں رہتے تھے۔ حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور بعض اوقات کنچیاں جو بیمار ہوتی ہیں وہ علاج کے لئے آجاتی ہیں اور کچھ نذرانہ پیش کرتی ہیں، کیا اسے قبول کرلینا چاہئے یا نہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا آپ انہیں کچھ نصیحت کردیا کریں اور ان سے لیا کچھ نہ کریں۔ اس کے بعد کسی نے عرض کی کہ حضور اگر آپ کو کوئی ایسی چیز تحفۃً پہنچے جو مال حرام سے ہو یا مشتبہ ہو تو آپ اس کے متعلق تو تحقیق نہیں کرتے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ مجھ تک حرام مال پہنچاتا ہی نہیں۔ وہ راستے میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر میں اس قسم کی تحقیق میں لگوں تو میرا وقت ضائع ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ خود ہی مجھ تک ایسی چیز

نہیں پہنچنے دیتا۔ چنانچہ مجھے (راوی کو) یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک یکہ ہمارے آگے چل رہا تھا اس میں کچھ مال مشتبہ تھا۔ وہ یکہ چلتے چلتے ٹوٹ گیا۔ اور وہ تمام مال ریت میں مل گیا جسے وہ اٹھا نہیں سکتا تھا اس پر اس نے کہا کہ یہ مال مشتبہ تھا اس لئے ضائع ہو گیا اور حضور تک پہنچا ہی نہیں۔

☆......☆......☆

سورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جب میں سب سے پہلے قادیان آیا سردی کا موسم تھا تو اس وقت میں اور سید فضل حسین شاہ صاحب مرحوم مہمان تھے۔ حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ فضل شاہ صاحب نے حضرت سے سوال کیا کہ حضرت یہ جو حدیث میں آتا ہے کہ مہدی کے زمانہ کی علامت ہو گی کہ سورج بجائے مشرق کے مغرب کو چڑھے گا اس کے کیا معنی ہیں؟ تو حضور نے فرمایا کہ سیارے اپنے محور کو نہیں چھوڑتے وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس سورج سے مراد اسلام کا سورج ہے جو مغرب سے طلوع کرے گا یعنی یورپ کے لوگ جو ہیں وہ اسلام کو قبول کریں گے۔

☆......☆......☆

یورپ کے مسلمان ہونے کی خواہش

اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ حضرت محمد احسن صاحب نے اپنے ایک رشتہ دار کو قادیان حضور کے پاس ایک خوشخبری سنانے کے لئے بھیجا کہ فلاں مناظرہ میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ میں ان دنوں میں قادیان میں تھا اور ان کا نام قاضی آل محمد تھا۔ انہوں نے آکر آواز دی تو اس وقت میں حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضور نے پوچھا یہ کون ہیں۔ ان سے دریافت کرو اور یہ کیا کہتے ہیں۔ میں نے جاکر دریافت کیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں تو حضرت سے خود بات کروں گا، تمکو نہیں بتانا چاہتا۔ میں نے جاکر حضرت کو ان کا جواب سنایا۔ حضرت صاحب نے دوبارہ سہ بارہ ان کی طرف بھیجا کہ ان سے جاکر کہو کہ جو بات بتانی ہے مجھے بتا دیں۔ میں باہر نہیں آسکتا، میرا حرج ہوتا ہے۔ آخر انہوں نے بتایا کہ یہ بات ہے۔ میں نے جاکر حضرت صاحب کو بتا دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے سمجھا کہ شاید یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ حضور کو ہر وقت یہی خواہش رہتی تھی کہ لوگ مسلمان ہو جاویں اور یورپ بھی مسلمان ہو جاوے۔

☆......☆......☆

رؤیا میں طریق تبلیغ بتانا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میں جب تبلیغ کے لئے ولایت گیا تو میں نے ایک شخص سے زبردستی بیعت لی۔ تو حضرت صاحب مجھے خواب میں ملے اور فرمانے لگے مفتی صاحب آپ لوگوں سے زبردستی بیعت لیتے ہیں، یہ مناسب نہیں۔

پھر ایک دفعہ مجھے رؤیا میں ملے اور پھر فرمایا کہ مفتی صاحب آپ احمدیوں میں نہ ٹھہریں بلکہ غیر احمدیوں میں ٹھہریں۔ حالانکہ میرا ارادہ احمدیوں میں ٹھہرنے کا تھا اور اس سے مجھے واقعی بہت فائدہ ہوا۔

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے

شریعت غراء اسلامیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔......... حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۔ میں ضرور زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ۔ انہوں نے عرض کیا، کیا تو بناتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون گرائے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں۔

خدا کی عجیب شان ہے کہ جو جو خدا نے خلیفہ بنایا ہے اس کی ضرور سخت مخالفت ہوتی ہے۔ مخالفت ابتداء میں نیک لوگ بھی کرتے ہیں اور اشرار بھی لیکن نیک لوگوں کو خدا بچا لیتا ہے۔ اور وہ خلیفہ برحق کے آگے سربسجود ہو جاتے ہیں۔ اور ابلیس صفت لوگ اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے اور اپنے تئیں بڑا سمجھ بیٹھتے ہیں۔

سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں سرزد ہوا وہ اِبا اور تکبّر ہے اور وہ گناہ خلیفہ برحق کے مقابل میں کیا گیا ہے.........۔

خلیفہ کا مقابلہ اور اس کا انکار حقیقت میں خلیفہ بنانے والے کا مقابلہ اور انکار ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کی اطاعت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ یٰاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ۔ فرمایا اے ابلیس کس چیز نے تجھ کو روکا کہ اس کی فرمانبرداری کرے جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو اپنے تئیں بڑا خیال ہے۔ فَاھْبِطْ مِنْھَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْھَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصَّاغِرِیْنَ۔ اس حالت تکبر سے اتر جا تیری یہ شان نہیں ہے کہ تو تکبر کرے۔ چلا جا تو ذلیلوں میں سے ہے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خلیفہ کا لفظ حضرت داؤد علیہ السلام پر بولا ہے۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ۔ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا۔ تو لوگوں کے درمیان حق کا فیصلہ دے اور لوگوں کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گی۔ جو اللہ کی راہ سے ہٹا دیتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔

جانتے ہو کہ داؤد کی مخالفت کرنے والوں نے کیا ثمرہ پایا؟ قرآن کریم میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ چھٹے پارہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ ملعون قرار پائے بنی اسرائیل میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اس سے روگردانی کی اور کفر کیا۔ یہ اسلئے ہوا کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے اور حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تھا۔ اس کا مقابلہ کرنا کوئی اچھی بات نہ تھی۔ اس مقابلہ کی وجہ سے لعنت کا زنجیر ان کے گلے کا ہار بنا۔

اسی طرح اللہ جلشانہ نے ہم مسلمانوں کو وعدہ دیا ہوا ہے وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا . یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ اللہ مومنوں سے وعدہ کرتا ہے کہ تم میں سے ایمانداروں کو جو اصلاح کرنے کے قابل ہونگے زمین میں خلیفہ بناتا رہے گا۔

یہاں بھی خلیفہ بنانے کے کام کو اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت آدمؑ اور حضرت داؤد علیہم السلام کی خلافت اپنی طرف منسوب کی ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے تقرر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ پس کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ لوگ خلیفہ بناتے ہیں۔ ان کو شرم کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تکذیب نہیں کرنی چاہئے۔ انسان بے چارہ ضعیف البنیان کیا طاقت اور سکت رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کو بڑا بنا سکے۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِاللّٰہِ کسی کو بڑا بنانا خدا کے ہاتھ میں ہے، کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ انسان کا علم کمزور اس کی طاقت اور قدرت محدود اور ضعیف۔ طاقتور مقتدر ہستی کا کام ہے کہ کسی کو طاقت اقتدار عطا کرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقرر خلافت کسی انسان کے سپرد نہیں کیا.........۔

(ماخوذ از الفضل قادیان دارالامان۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۱۳ء)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

COLOUR

COLOURSAT

PRIME TV - Now available in Europe with direct delivery service

Call now SA TVCARD on free phone number + 800 2222 1000 or e-mail info@satvcard.com and receive within 48 hours your digital satellite system installed at home.

Package 1
Complete package including:
- 60 cm dish + cable + connectors
- Strong Common interface receiver
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 590 EURO

Package 2
Complete package including:
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 235 EURO

Prices for large quantity available on request!
Introduction offer: Valid until June 1st 2000.

ColourSat Support Centre, P.O. Box 6914, St. Olavs plass, 0130 Oslo, Norway. Fax: + 47 22 77 83 75.
E-mail: coloursat.support@telenor.com www.coloursat.com

Prime

Telenor

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

عظیم الشان اور عدیم النظیر خدمات اسلام پر

غیر احمدی مشاہرین کا خراج تحسین اور اعتراف حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت جلیل القدر خدمات اسلام اپنی چمک دمک میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ مگر تعصب اور جہالت کا شکار اندھے ملاں ہیں کہ وہ آپ کے خلاف سراسر جھوٹ اور افترا سے کام لیتے ہوئے گند پھیلاتے چلے جاتے ہیں اور آپؑ پر کفر کا الزام لگانے سے باز نہیں آتے۔

ذیل میں ہم ہندوستان کے بعض غیر احمدی مشاہیر کے بیانات درج کرتے ہیں جن میں انہوں نے حضور علیہ السلام کی اسلام کی خدمات جلیلہ کا کھلے بندوں اعتراف کیا ہے۔

بہت بڑا شخص

مولانا ابوالکلام آزاد، مدیر "وکیل" امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا:

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی، جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے، جس کی مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگان ہستی کو بیدار کرتا رہا"۔

پھر لکھتے ہیں:

"یہ تلخ موت، یہ زہر کا پیالہ موت جس نے مرنے والے کی ہستی تہ خاک پنہاں کر دی۔ ہزاروں لاکھوں زبانوں پر تلخ کامیاں بن کر رہے گی اور قضا کے حملے نے ایک جیتی جاگتی جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمناؤں کا قتل عام کیا ہے صدائے ماتم مدتوں تک اس کی یادگار تازہ رکھے گی"۔

پھر فرماتے ہیں:

"ایسے لوگ جنہوں نے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہوا ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو، ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا"۔

☆......☆......☆

اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل

مولانا ابوالکلام آزاد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق مزید لکھتے ہیں:

"ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے"۔

پھر لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نَسْيًا مَّنْسِيًّا نہیں ہو سکتا جب کہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔

ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کر مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا ہے"۔

پھر لکھتے ہیں:

"اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں **مرزا صاحب نے اسلام کی خاص خدمت سرانجام دی ہے**۔ ان آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کس درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظرانداز کی جا سکیں"۔

پھر لکھتے ہیں:

"آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے"۔

☆......☆......☆

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(ایڈورٹائزنگ مینجر)

سچا اور پاکباز مسلمان

پھر اخبار "وکیل" میں ۳۰ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک مقالہ لکھا گیا جس میں مقالہ نگار نے تحریر کیا:

"جب کہ ان کی عمر ۳۵، ۳۶ سال کی عمر تھی ہم ان کو غیر معمولی مذہبی جوش میں سرشار پاتے ہیں اور وہ ایک سچے اور پاکباز مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا دل دنیوی کششوں سے غیر متاثر ہے وہ خلوت میں انجمن اور انجمن میں خلوت کا لطف اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ہم اسے بے چین پاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے جس کا پتہ فانی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسلام اپنے گہرے رنگ کے ساتھ اس پر چھایا ہوا ہے۔ کبھی وہ آریوں سے مباحثہ کرتا ہے، کبھی حمایت اور حقیت اسلام میں وہ بسیط کتابیں لکھتا ہے۔ ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور جو مباحثات انہوں نے کئے ان کا لطف اب تک دلوں سے محو نہیں ہوا۔ غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا وہ اب تک نہیں اترا"۔

☆......☆......☆

آپ کی پرشوکت تحریرات کا انقلاب انگیز اثر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور ان کے اثرات کے متعلق مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر اخبار "کرزن گزٹ" یکم جون ۱۹۰۸ء کو اپنے پرچہ میں لکھتے ہیں:

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کی رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دئے گئے ہیں آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بدتہذیبی سے اسے یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ سارے ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پرجذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھر رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو بچے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی کہ بیان سے باہر ہے۔ مولوی نورالدین مرحوم خلیفہ اول سے جو ناواقف ہیں وہ تو اپنی غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ان کتابوں میں مولوی نورالدین صاحب نے بہت مدد دی ہے مگر ہم اپنی ذاتی واقفیت سے کہتے ہیں کہ حکیم نورالدین مرحوم مرزا کے مقابلہ میں چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگرچہ مرحوم کے اردو علم و ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بھی اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے"۔

☆......☆......☆

نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ بلند ہمت مصلح مردہ روحوں کے لئے مسیحا

سید ممتاز علی صاحب "تہذیب نسواں" لاہور میں لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت اور راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"۔ (بحوالہ تشحیذالاذہان جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۸۳، ۱۹۰۸ء)

☆......☆......☆

اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین

"صادق الاخبار" ریواڑی بہاولپور لکھتا ہے:

"مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔ اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کما حقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین، فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے"۔

(بحوالہ تشحیذالاذہان جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۸۲، ۱۹۰۸ء)

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

FOR ALL YOUR PHARMAEUTICAL NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا

اور

جماعت کے فرائض

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

۸ر جنوری ۱۹۲۶ء: میں آج صبح کی نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے لیٹ گیا تو میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا اس کے کئی حصے ہیں لیکن چونکہ میرے نزدیک بعض حصوں کا ایسا بین تعلق جماعت کے ساتھ نہیں ہے اس لئے میں انہیں چھوڑتا ہوں اور صرف اسی حصہ کو لیتا ہوں جس کا میرے نزدیک جماعت کے ساتھ تعلق ہے اور جس میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور جس میں جماعت، اس کی آئندہ ترقیات کے متعلق بعض باتیں ہیں۔

ایک لمبی خواب کے دوران میں نے اپنے آپ کو ایک لمبے دالان میں دیکھا جو اتنا ہی لمبا تھا جتنے لمبے دالان بڑے بڑے اسٹیشنوں مثلاً لاہور، امرتسر، دہلی وغیرہ کے ہیں۔ میں اس میں ٹہل رہا تھا کہ میں نے دیکھا خان صاحب منشی فرزند علی صاحب بھی وہاں آگئے ہیں جو میرے ٹہلنے کو دیکھ کر اور میری حالت پر نظر کر کے اور میرے بعض افکار سے متاثر ہو کر میرے ساتھ ٹہلنے لگ گئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اس طرح کیوں ٹہل رہے ہیں۔ اس وقت جو خیالات اور افکار میرے قلب میں موجزن تھے میں ان سے متاثر ہو کر جیسا کہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی انسان نہایت ہی متاثر کردینے والے افکار اور جذبات پر قابو پانے کی کوشش کررہا ہوتا ہے اور احساسات کو ابھارنے والے خیالات کی ادھیڑ بن میں ہوتا ہے۔ تو بسا اوقات وہ اپنی طاقت کا ایک حصہ جذبات کو دبانے اور ان کے غبار بن کر آنکھوں کے رستہ ٹپک پڑنے کو روکنے کی کوشش میں صرف کرتا ہے لیکن اگر کوئی اور شخص آکر اس سے بات چھیڑ دیتا ہے تو چونکہ اسے اپنی توجہ کا ایک حصہ اس شخص کی طرف لگانا پڑتا ہے اس لئے اس کا اپنی طبیعت پر سے قابو جاتا رہتا ہے اور جونہی وہ اس کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ اس وقت میں نے اپنی حالت کو ایسا ہی پایا۔ میں سمجھا اگر میں ان کے سوال کا جواب دینے لگا تو اس کے ساتھ ہی مجھے اس وقت اپنے نفس پر جو قابو ہے وہ جاتا رہے گا اور جن جذبات کو میں نے روکا ہوا ہے وہ ابل پڑیں گے اور آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔ یہ خیال کر کے میں نے ان کے سوال کا جواب دینے سے قبل چاہا کہ میں اپنے جذبات کو اس قدر دبالوں اور ان پر اتنا قابو پالوں کہ بغیر آنسوؤں کے ٹپکنے کے ان کو جواب دے سکوں۔ میں اسی کوشش میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک تیسرا شخص ہمارے درمیان آگیا اور اس نے بہت جلدی میری حالت کا اندازہ کر کے خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کے کان میں کہنا شروع کیا کہ ان کی آنکھوں میں نمی ہے۔ مجھے اس شخص کی یہ بات بہت بری معلوم ہوئی کیونکہ اس قسم کی حالت بھی ایک راز ہوتا ہے اور مجھے یہ گراں گزرا کہ اس راز کو کیوں ظاہر کردیا۔ پھر میں نے خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو جواب دینا شروع کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ میرے افکار کا باعث یہ ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا دیکھی ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی رؤیا ہے جو ایک کاپی میں آج تک پوشیدہ تھی اور اس وقت میں نے دیکھی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اس رؤیا کا میرے قلب پر اثر ہے۔ جونہی کہ میں یہ بات ان سے کہتا ہوں اور وہ رؤیا بیان کرتا ہوں اس رؤیا کے واقعات ظاہری طور پر آنکھوں کے سامنے سے اس طرح گزر جاتے ہیں جس طرح سینما میں تصاویر حرکت کرتی ہیں بعینہ اسی طرح وہ سارا نظارہ جو رؤیا میں بیان ہوا آنکھوں کے سامنے گزرتا ہے اور اگرچہ میں نے وہ رؤیا کسی کاغذ یا کاپی پر لکھی ہوئی دیکھی تھی لیکن جب میں اسے بیان کرتا ہوں تو بعینہ وہی نقشہ آنکھوں کے سامنے سے گزر جاتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رؤیا میں بیان کیا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہیں جماعت کے جو گروہ در گروہ کھڑے ہیں۔ چند یہاں ہیں چند وہاں ہیں۔ چند پرے ہیں چند اس سے پرے ہیں۔ اور آپس میں متفرق باتوں میں مشغول ہیں۔ کوئی کسی قسم کی باتوں میں لگا ہے اور کوئی کسی قسم کی باتوں میں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جگہ تشریف لے آئے اور آپ ان لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم کن باتوں میں لگے ہو، کیا چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشغول ہو۔ کیسے چھوٹے چھوٹے اختلافات میں پڑے ہو۔ تم نہیں دیکھتے دین کی کیا حالت ہے اور دین کتنے بڑے خطرے میں ہے۔ اس خطرہ کو دیکھتے ہوئے تم کس طرح ان باتوں میں مشغول ہو۔ وہ لوگ جو گروہ در گروہ کھڑے ہیں ان کا آپس میں کوئی اس قسم کا اختلاف نہیں معلوم ہوتا جس طرح کا اختلاف مبائعین اور غیر مبائعین میں ہے بلکہ وہ سب مبائعین ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ تم کیسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھگڑ رہے ہو اور اختلاف کر رہے ہو کیا تمہیں دین کی حالت کا احساس نہیں کہ وہ کس قدر خطرناک حالت میں ہے۔ یہ کہتے کہتے جس طرح کوئی گھبرا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کو دھکے دے دے کر متوجہ کرتے اور فرماتے ہیں تم کن باتوں میں مشغول ہو۔ کیا دیکھتے نہیں دین کی کیا حالت ہے۔ کیا اسی طرح اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا اور اسی طرح خدا کی تقدیس دنیا میں قائم ہوگی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت یوں معلوم ہوتی ہے جیسے کسی ایسی ماں کی حالت ہو جس کا بچہ بھوک اور پیاس سے تڑپ رہا ہو۔ جیسے حضرت ہاجرہؓ کی اس وقت کی کیفیت دل میں آ سکتی ہے جبکہ انہیں ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ بے آب و گیاہ جنگل میں اکیلا چھوڑ دیا گیا تھا اور جب بچہ پیاس کی وجہ سے تڑپنے لگا تھا بعینہ وہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر آتی ہے۔ آپ کبھی اِدھر دوڑتے جاتے ہیں، کبھی اُدھر۔ کبھی ایک جماعت کو دھکے دے کر جگاتے ہیں کبھی دوسری کو۔ کبھی تیسری کی طرف جاتے ہیں اور کبھی چوتھی کی طرف کہ تم کن باتوں میں پڑے ہو۔ دین کی حالت دیکھو۔ آخر جیسے کوئی شخص تھک جاتا ہے آپ یہ سوچتے ہوئے کہ اب میں کیا طریق اختیار کروں کہ یہ لوگ اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں، ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اس وقت آپ پر یہ وحی نازل ہوئی وسّع مکانک اپنے مکان کو وسیع کر۔ کیونکہ اب لوگ جوق در جوق اس سلسلہ میں داخل ہونگے اور گروہ در گروہ تیرے پاس آئیں گے۔

اس وقت میں سمجھتا ہوں یہ وہ نظارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کے متعلق دیکھا ہے اور جب میں دیکھتا ہوں تو اپنے جذبات کو بہت روکتا ہوں کہ ظاہر نہ ہوں مگر اس سارے نظارہ کا مجھ پر اس قدر اثر ہے کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور آنسوؤں کا تار بندھ گیا۔ میں کچھ بیان کر کے ٹھہر جاتا ہوں اور رقت سے آگے نہیں بیان کر سکتا۔ پھر خان صاحب کہتے ہیں۔ آگے اور پھر میں کچھ بیان کر کے رک جاتا ہوں۔ اس وقت میں نے دیکھا ان کے قلب پر بھی اثر ہوا اور ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے اور ناک سے پانی بہنے لگا۔ میں ان کو یہ نظارہ سناتا ہوں اور بتاتا ہوں دیکھو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوشش کی اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ دیکھا اور جب انسانی کوششیں کام نہ کر سکیں تو خدا نے یہ وعدہ دیا کہ وَسّع مکانک ہم خود انتظام کریں گے کہ لوگ تیرے پاس کثرت سے آئیں اس لئے اپنے مکان کو وسیع کرو۔ میری اس وقت رقت کی حالت تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

اس کے متعلق میں نے سمجھا کہ اس رؤیا میں تین باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ایک نہایت لطیف پیرایہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جماعت میں اختلافات کیونکر پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑے ہو بڑی بات یعنی اسلام کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کی کیا حالت ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اختلافات تب ہی پیدا ہوتے ہیں جب انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ اب میں امن میں آگیا ہوں ورنہ جب تک کسی انسان کے سامنے کوئی بڑا مقصد ہو جسے اس نے حاصل کرنا ہو اور وہ اپنے ارد گرد خطرات کو دیکھتا ہو اس وقت آپس میں لڑائی جھگڑا پیدا نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اسی وقت لڑتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اب میں امن میں ہوں اور اپنا کام کر چکا ہوں۔

تو اس رؤیا میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆...... ایک یہ کہ ہمیں تبلیغ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

☆...... دوم یہ کہ تبلیغ میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک تربیت نہ کریں۔

☆...... سوم اپنے مقصد کو سامنے سے ہٹا دینا موجب ہے ان اختلافات کا جو بعض دوستوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ تین باتیں تو ہمارے متعلق ہیں۔

لیکن ایک چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درد بھری دعائیں درجہ قبولیت کو پہنچ گئیں اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان کرے گا کہ یہ سلسلہ وسیع ہوگا اور نئے سرے سے اسی طرح توسیع مکان کی ضرورت پیش آئے گی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پیش آئی تھی۔

مجھ پر اس رؤیا کا اتنا اثر ہوا کہ میں خواب میں ہی سوچتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہے کہ جماعت بڑھے گی اور باوجود اس کے کہ جماعت میں غفلت اور سستی پائی جاتی ہے کئی لوگ لڑائی جھگڑوں میں پڑے ہیں۔ فرماتا ہے مکان وسیع کرو تو اب اس رؤیا کو پورا کرنے کے لئے کس طرح مکان کو وسیع کیا جائے۔ خواب میں ہی میں خیال کر رہا ہوں، میں نے تو کبھی مکان نہیں بنوایا۔ اب کس طرح وسعت کرواؤں گا۔ پس یہ وہی وعدہ ہے کہ جماعت بڑھے گی اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو متواتر وَسّعْ مَکَانَکَ کا الہام ہوتا رہا اور نبیوں کے الہام بعض دفعہ دَوری ہوتے ہیں یعنی ایک زمانہ آتا ہے جب وہ پورے ہوتے ہیں پھر درمیان میں وقفہ پڑ جاتا ہے۔ پھر ان کے پورے ہونے کا وقت آ جاتا ہے گویا وہ ایک ہی دفعہ پورے ہو کر ختم نہیں ہو جاتے بلکہ بار بار پورے ہوتے رہتے ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی زندگی تو اس کے سانس تک ہوتی ہے لیکن نبیوں کی زندگی ان کے سانس تک نہیں ہوتی بلکہ ان کی قوم کے سانس تک ہوتی ہے اس لئے متواتر ان کے الہام پورے ہوتے رہتے ہیں۔

چونکہ یہ رؤیا جماعت کی اصلاح و درستی سے تعلق رکھتی ہے اس لئے میں نے اس کا بیان کرنا ضروری سمجھا۔ امید ہے کہ دوست اس مقصد کو مد نظر رکھیں گے جو اس سلسلہ کے قیام میں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے تجویز کیا ہے۔

(الفضل ۱۵/جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۸ تا ۱۰
بحوالہ "رؤیا و کشوف سیدنا محمودؓ"
یکے از مطبوعات فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ درج ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

ٹیکنیکل میگزین ۹۹-۱۹۹۸ء

IAAAE یعنی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز نے اپنا سالانہ میگزین ۱۹۹۹ء شائع کیا ہے جو ۹۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ متفرق علمی و تحقیقی مضامین اردو اور انگریزی میں لکھے گئے ہیں اور بعض رپورٹس بھی شامل اشاعت ہیں۔ عمدہ طباعت اور خوبصورت گٹ اَپ کے ساتھ یہ میگزین رنگین تصاویر کے ساتھ مزین ہے۔ بعض مضامین کا خلاصہ پیش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا احمدی انجینئرز سے خطاب

ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء کے اردو حصہ کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اُس خطاب سے ہوتا ہے جو آپؒ نے ۳۰؍اکتوبر ۸۰ء کو ایسوسی ایشن کے اجتماع سے فرمایا تھا۔

حضورؒ نے اس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جو مختلف قوانین جاری کئے ہیں ان میں سے بعض کو لے کر کائنات کے بعض حصوں پر جب استعمال کیا جاتا ہے تو انجینئرنگ کی شکل نکل آتی ہے۔ انجینئرنگ میں بہت سی مادی اشیاء ہیں اور بعض ایسی چیزیں ہیں جو مادی نہیں اور غیر مادی ہونے کے باوجود مادّہ پر اثرانداز ہیں، ان میں سے ایک زاویہ ہے جس سے آپ سٹیل بار کی طاقت بڑھادیتے ہیں۔ یہی غیر مادی زاویہ انسان کے چہرے پر اثر ڈالتا ہے۔ دنیا کا کوئی بدصورت سے بدصورت انسان آپ لے آئیں، مَیں اُس کا ایک ایسا زاویہ تلاش کرلوں گا اور وہاں سے اگر اس کی تصویر لوں گا تو وہ دنیا کا بہترین اور خوبصورت چہرہ نظر آنے لگے گا۔ اِس میں دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک مہارت (تجربہ) دوسرے دیانتداری سے قانون قدرت کا استعمال۔..... دنیا کی بہترین بلڈنگز کا انجینئرنگ کے ساتھ جو تعلق ہے اس کی مثال غرناطہ میں الحمراء محل کی ہے۔ دنیا کے بہترین تین ہزار سنگتراش برسوں ان محلات کی تعمیر کیلئے کام کرتے رہے۔ جب محل تیار ہوگیا اور بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوکر درباریوں کے ساتھ اِسے دیکھنے کیلئے آئے تو فصیل کے دروازے پر پہنچ کر شیطان نے اُنہیں وسوسہ پیدا کیا کہ مَیں اتنا بڑا بادشاہ، اتنے ہزار سنگتراش کام کررہے ہیں، اتنی دولت مَیں نے خرچ کی..... تو ان کو فرشتوں نے جھنجھوڑا اور انہوں نے گھوڑے سے چھلانگ لگائی اور زمین پر سجدہ کیا اور واپس ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محل میرے رہنے کا نہیں، سارے نقوش کو مٹاؤ اور از سر نو نقوش میری ہدایت کے مطابق بناؤ اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ جو نئے نقوش ہوئے ان کا موٹو تھا "لاغالب الا اللّٰہ"۔ اسی طرح محل "الحکم للّٰہ، القدرة للّٰہ، العزّة للّٰہ" یعنی خدا تعالیٰ اور اُس کی صفات سے سجایا گیا ہے۔

پھر جہاں قلعہ بنایا گیا وہاں چشمہ کوئی نہیں تھا۔ اُس زمانہ کے مسلمان انجینئر کے دماغ نے کس طرح کام کیا اور الحمراء جس پہاڑی پر واقع ہے اُس سے پرے ایک اونچا پہاڑ ہے ہزار ڈیڑھ ہزار فٹ اونچا جو سارا سال برف سے ڈھکا رہتا ہے اور برف پگھل کر مٹی کے اندر جذب ہوتی رہتی ہے پھر زمین دوز نالیوں کی صورت میں بہہ کر کئی کئی میل کے بعد زمین سے پانی پھوٹتا ہے۔ انہوں نے زمین دوز پانی کا رُخ موڑا اور اندر ہی اندر محل تک لے آئے اور وہاں پہاڑ کی چوٹی پر نہر جاری ہوگئی۔ آج کا انسان اُس کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ ڈرتا ہے کہ اگر ہم نے چھیڑا تو یہ نہ ہو کہ پھر ہم پانی کو یہاں قائم نہ رکھ سکیں اور یہ باغ، درخت، پھول وغیرہ سب کچھ ختم ہو جائے۔ اُن (مسلمانوں) نے گلاب کے پھول کا کامیاب پیوند بادام اور خوبانی کے درخت پر بھی لگایا تھا۔

پھر وہ رنگ جو ۷۰۰ سال پہلے ان چھتوں پر کیا گیا اس میں سفید رنگ بھی ہے اور نیلا بھی۔ اس وقت دنیا میں فرسٹ کلر (تیار کرنے) میں جرمنی نے سب سے زیادہ مہارت حاصل کی لیکن وہ بھی نیلا رنگ نہیں بنا سکے۔ اور ہمارے مسلمان بادشاہ جو ہندوستان میں تھے، انہوں نے (بھی) نیلا رنگ (جو Fade نہیں کرتا) بنالیا تھا۔

اسی طرح ٹھٹھہ کی ایک مسجد میں سامعین کیلئے بغیر لاؤڈ سپیکر کے آواز پہنچادی گئی۔ پتہ نہیں انہوں نے کیا جادو چلایا! اس کا صحن بہت بڑا ہے اور صحن کے ہر گوشے میں اسی طرح آواز آتی ہے۔

الحمراء میں ایک گنبد کے نیچے انہوں نے غار ثور کی شکل بنائی ہے اور مکڑی کے جالے کو Off White رنگ کیا ہے جو سات سو سال سے اسی طرح ہے۔ Icicles (برف کی قلمیں) لٹکے ہوئے نظر آتی ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں گرا۔ نیچے کبوتر کے گھونسلے بھی پتھر کی شکل میں بنائے ہوئے ہیں۔

انجینئر قوانینِ قدرت کو لے کر اس سے حسن پیدا کرتا ہے، افادیت پیدا کرتا ہے۔ اس ضمن میں مَیں نے زاویہ لیا تھا۔ گنبد بھی زاویہ میں آگیا۔ الحمراء کے صحن کے چاروں طرف برآمدہ ہے جس میں ۱۲۴ ستون ہیں اور ہر ستون نو انچ یا ایک فٹ قطر کا نیچے سے اٹھا ہے اور بغیر کسی جوڑ کے آٹھ یا نو فٹ اوپر گیا ہے، پھر نقش و نگار ہو کے محراب کے ساتھ پھیل گیا ہے۔ جہاں سے ستون اٹھایا ہے وہاں بھی اور اوپر بھی سکے کی پلیٹ رکھی ہے تاکہ اگر کسی وقت ستون ٹوٹ جائے تو اسکی جگہ دوسرا فِٹ ہو جائے۔ کئی جگہ تین ستون ہیں۔ کیونکہ زلزلہ کے جھٹکے آتے تھے تو جس طرف سے زلزلہ کی Waves آتی تھیں ادھر اصول کے مطابق یہ بنائے گئے ہیں ..... حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں کمال حاصل کرنا ہے، اُس کے لئے ضروری ہے کہ تدبیر کو اپنی انتہاء تک پہنچائے۔ جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں، اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو پھر جو نتیجہ نکلتا ہے اس میں یہ حسن ظاہر ہوتا ہے جو ہمیں "الحمراء" کے محل میں نظر آیا۔

جہاں جہاں بھی ہمیں حسن نظر آتا ہے مثلاً تاج محل ہے۔ بادشاہ کا پیار تھا اور انجینئر کی ذہانت اور دلیری تھی۔ دنیا میں انسانی زندگی میں بہت جگہ زاویہ ظاہر ہوا ہے۔ رائفل کی ایک بُلٹ جاتی ہے اور کئی کئی میل سے نشانہ پر بٹھادیتی ہے۔ راکٹ ہزارہا میل پر سے کیلکولیشن کرتے ہیں۔

میری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک احمدی اور غیر احمدی میں مابہ الامتیاز (فرقان) ہونا چاہئے۔ اور فرقان کی نمایاں چیز ہر قسم کی دیانت، پیسے کے لحاظ سے، محنت کے لحاظ سے، محبت کام میں اور اپنے فن سے پیار اور یہ Urge کہ مَیں نے کوئی چیز پیدا کرنی ہے۔..... کسی سے پیچھے نہیں رہنا، کوئی دھبہ آپ کے چہرہ پر نہ ہو، ہر کام جو کرنا ہے وہ ایسا کرنا ہے کہ عمارت دیکھ کے دنیا سمجھ جائے کہ کسی احمدی انجینئر کی بنی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کا ایک رعب قائم کیا ہے۔ اپنے ہاتھ سے تو اس کو خراب نہ کریں۔..... دعا کیا کریں..... کہ ہم میں سے ہر ایک شخص، انجینئر، ڈاکٹر اور جو دوسرے پروفیشن والے ہیں وہ اپنے اندر امتیاز پیدا کریں۔

احمدی اور جینیٹک انجینئرنگ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عالمی درس القرآن سے ایک حصہ بھی اس میگزین کا حصہ ہے۔

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت ۱۲۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس آیت میں اللہ کی مخلوق کو تبدیل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اُس زمانہ کے مفسرین نے اپنے حالات کے پیش نظر مختلف معانی کئے۔ ایک یہ ہے کہ کان کاٹنا۔ اللہ نے کٹے ہوئے کان والی مخلوق پیدا نہیں کی تھی اس لئے کہا گیا کہ مخلوق کے کان کاٹ کر ان میں تبدیلی نہ کرو لیکن یہ اصل معنی نہیں ہیں بلکہ اس فعل کا آغاز کان کاٹنے سے ہوا جو بڑھتے بڑھتے آج اس فعل پر منتج ہوا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا کہ عورت مرد کے مشابہ دکھائی دے یعنی ایسے بال کٹوائے یا بنوائے کہ مرد کے مشابہ لگے۔ پھر ایسی عورتیں جن کے سر کے بال کم ہو جاتے تھے وہ مستعار مانگ کر بال لگاتی تھیں۔ یہ بات صرف اس رنگ میں منع تھی کہ شادی کے لئے دھوکہ نہ ہو۔ یہ بات قولِ سدید کے خلاف ہے۔ مگر علماء نے ہر قسم کے بناؤ سنگھار پر پابندی لگانے کا رجحان اختیار کرلیا۔ آنحضرت ﷺ نے احتیاط کا جو رجحان اپنایا وہ اسلئے تھا کہ جب ایسی خوبصورتی پیدا کی جائے تو امکان ہے کہ عورتیں اپنے سر کی خوبصورتی دکھانے کے لئے سر کو ننگا رکھیں گی اور بے پردگی کا رجحان بڑھے گا۔

شیطان نے کہا تھا کہ مَیں انسانوں کو ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں حکم دوں گا کہ وہ خدا کی پیدا کردہ مخلوق میں سے مویشی بتوں کے نام پر الگ کردیں۔ یہ بظاہر معمولی تبدیلی ہے مگر مطلب کے اعتبار سے بہت بڑی تبدیلی ہے۔

شیطان نے کہا کہ پھر دوبارہ مَیں حکم دوں گا اور واقعتاً خلقِ خدا میں تبدیلی کردیں گے۔ یہ مضمون اب کھلا ہے۔ چنانچہ انسان کی تخلیق کے خلیوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کا کام کمپیوٹرائزڈ کیا ہوا ہے جس سے تمام اعضائے انسانی بنتے ہیں اور اس میں سائنسدان دخل اندازی کرچکے ہیں چنانچہ اس کے نتیجے میں اور بہت سی تبدیلیاں ہوں گی۔ مثلاً بڑی بڑی سبزیاں اگائی جاسکیں گی۔ یہ خوراک میں تبدیلی تو ہے مگر خوراک کو نہیں بدلتے۔ یہ تبدیلی ناجائز نہیں کہلاسکتی۔ مقصد میں تبدیلی نہیں ہوئی کہ غذائی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ یہ خلق کی مخالفت نہیں بلکہ تائید ہے۔ لیکن "خسر خسراناً مبینا" کا مطلب ہے کہ اس خوراک کو کھانے سے انسان کو اندرونی کمزوریاں اور بیماریاں لاحق ہو جائیں گی۔ بظاہر جو صحت مند وجود عام خوراک سے بنتا ہے وہ ان غذاؤں سے نہیں بنتا۔ سائنس دانوں نے اس کے نقائص پکڑ لئے ہیں۔ جو نئی بیماریاں جانوروں میں پیدا ہو رہی ہیں اور پھر وہ جانوروں کے ذریعے انسانوں میں داخل ہو رہی ہیں، ایسے خلق کو انسانی تائید میں استعمال کرنا بھی غلط ہے۔ یہ نکتہ نظر ہے۔

...... میرے نزدیک احمدی انجینئرز کے لئے اس مرحلہ پر احتیاط بہتر ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اندرونی طور پر بعض خلیے بیماریوں کا مخفی پیغام اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جینیٹک انجینئر کوشش کررہے ہیں کہ خلیوں کا علاج کر کے ایسا مادہ نکال دیں جو خدا تعالیٰ کے ڈیزائن کے مطابق نہیں ہے۔ یعنی ان خلیوں کو خدا کے ڈیزائن کے مطابق کردیں۔ دمہ کی بیماریاں ہیں یا سفلس وغیرہ اگر تخلیق کے مادہ میں ڈوب کر دور کردیں تو یہ انسان کے مفاد میں ہوگا۔ مجھے اس سے سو فیصد اتفاق ہے۔ احمدی انجینئرز تبدیلیاں نہ کریں بلکہ کی گئی تبدیلیوں کو دور کردیں تو یہ بات پسندیدہ کہلائے گی۔

سائنس دان دو واضح حصوں میں بٹ گئے ہیں۔ ایک یہ کہتے ہیں کہ یہ خبیث جینیٹک چیز ہے اسے چھوڑ دیا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ جو مفید حصہ ہے اسے اپنایا جائے۔ مَیں نے کہا ہے کہ جو مفید حصہ ہے اس کے خلاف کوئی بات نہیں ہوسکتی، اُس کو اپنایا جاسکتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

22/05/2000 – 28/05/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 29th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.72, Final Pt
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.338 ®
02.20	Speech: by Adbul Salam Tahir Sahib ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.304 ®
04.25	Learning Chinese: Lesson No.167 ®
04.55	Mulaqat With Nasirat and Young Lajna ® Rec:21.05.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.29
07.10	Dars ul Quran No. 8
08.45	MTA Special: Blessings of Khilafat, Pt 2 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.304 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon Rec:10.03.00, with Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.66
13.10	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec: 22/05/00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.124
16.10	Children's Corner: Lesson No.73, Part 1
16.40	Documentary: A visit to Stonehenge
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Hadith
18.10	Urdu Class: Lesson No. 305
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.339
20.25	MTA Special: To mark Khilafat Day, Pt 1
20.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.124 ®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.66 ®

Tuesday 30th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Lesson No.73, Part 1
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.339 ®
02.15	MTA Sports: An obstacle course Produced by MTA Pakistan
02.55	Urdu Class: Lesson No.305 ®
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.66 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Class: Lesson No.73, Part 1 ®
07.05	Pushto Programme: F/S Rec.30.04.99 With Pushto Translation
08.05	MTA Special: Part 1 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.339 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.305 ®
11.00	Indonesian Service:Dars ul Quran, Riwayat
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7
13.00	Bengali Mulaqat: Rec: 23/05/00 (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.95
16.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
16.35	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.40
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.15	Urdu Class: Lesson No.306
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No 340
20.35	MTA Norway: 'Contemporary Issues'
21.05	Bengali Mulaqat ® Rec: 16.05.00
22.05	MTA Special: To mark Khilafat Day, Pt 2 Produced by MTA Pakistan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.95 ®
23.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®

Wednesday 31st May 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.340 ®
02.00	Bengali Mulaqat ® Rec: 16.05.00
03.05	Urdu Class: Lesson No.306 ®
04.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.95 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Yassernal Quran ® Lesson No.40
06.55	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Wahab Sahib
08.05	MTA Special: To mark Khilafat Day ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.340 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.306 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No. 7
13.05	Atfal Mulaqat(New): Rec.17.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.96 Rec:16.11.95
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.7 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.307 Rec:04.10.97
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.341 Rec:11.11.97
20.20	MTA France: Session de question/ reponse avec Huzoor – 1996, Part 4
20.50	Atfal Mulaqat: Rec:17.05.00 ®
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.96 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.7 ®

Thursday 1st June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Guldasta ®
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.341 ®
02.05	Atfal Mulaqat:Rec: 17.05.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.307 ®
04.20	Urdu Asbaq: Lesson No.7 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.96 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: F/S Rec.09.10.98 With Sindhi Translation
08.10	Urdu Adab Ka Ahmadiyya Dabistan Presented by: Masood Ahmad Dhelvi Sahib
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.341 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.307 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.45 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.25.05.00
14.00	Bengali Service: F/Sermon Rec: 21.01.94 With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.125 Rec: 21/11/95
16.05	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.41, Produced by MTA Pakistan
16.35	Children's Corner: Quiz Quran e Kareem
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars e Malfoozat
18.25	Urdu Class: Lesson No.308 Rec:08.10.97
19.40	Liqaa Ma'al Arab(new) Rec:25.05.00 ®
20.40	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat: Speech by Choudary M. Zafrullah Khan Sahib. J/S 1973
21.50	Quiz History Of Ahmadiyyat No.41 Hosted by Abdul Sami Khan Sahib
22.35	Homeopathy Class: Lesson No.125 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.45 ®

Friday 2nd June 2000

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.15	Liqa Ma'al Arab (New) ®
02.15	Tabarukaat: Jalsa Salana 1973 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.308 ®
04.20	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.35	Learning Arabic: Lesson No.45 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.125 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.10	Quiz; History of Ahmadiyyat No.41 ®
07.55	Saraiky Programme: F/S Rec.09.07.99 With Siraiky Translation
08.50	Liqa Ma'al Arab(new): ®
09.55	Urdu Class; Lesson No.308 ®
11.00	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary:'Qadian Darul Aman', Part 2
14.25	Majlis -e -Irfan(New): Rec.26.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class No.20, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.309 Rec: 10.10.97
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.342 Rec:12.11.97
20.50	MTA Belgium: Children's Class, No.35 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.25	Documentary: 'Qadian Darul Amaan' Pt 2
21.50	Friday Sermon ®
22.55	Majlis -e -Irfan ®

Saturday 3rd June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.20, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.342 ®
02.10	Friday Sermon: Rec.02/06/00 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.309 ®
04.20	Computers for Everyone: Part 51
04.55	Majlis-e-Irfan: Rec. 26/05/00 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.20, Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: A visit to a garden
08.20	Documentary: 'Qadian Darul Amaan' Part 2, Produced by MTA Pakistan
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.342 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.309 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.29
13.00	German Mulaqat(new):Rec.27.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Quiz: Khutabat-e-Imam From 28th May 199 Khutbah
15.30	MTA Variety: Entertainment Programme Produced by MTA Pakistan
15.55	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:03.06.00
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.310
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.343
21.00	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class (New) Rec:27/05/00 ®
22.35	MTA Variety: Entertainment Programme®
22.55	German Mulaqat(New) Rec: 27/05/00 ®

Sunday 4th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat e Imam
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.343 ®
02.05	Canadian Horizons: Children's Class 37
03.10	Urdu Class: Lesson No.310 ®
04.40	Learning Danish: Lesson No.29 ®
04.55	Children's Class(new) Rec: 03/06/00 ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam
07.25	German Mulaqat: Rec: 27/05/00 ®
08.25	MTA Variety:Entertainment programme
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.343 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.310 ®
11.00	Indonesian Service: Various Itens ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.168 With Usman Chou Sahib
13.00	Mulaqat (new):With Nasirat & Lajna Rec:28.05.00
14.00	Bengali Service:Handicrafts, more.....
15.00	Friday Sermon Rec: 02/06/00
16.20	Childrens' Class: No.73, Final Part Rec:14.09.96
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.30	Urdu Class: Lesson No. 311 Rec:15.10.97
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.344
20.45	Interview With Major Sayed Maqbool Sb Part 2, Produced by MTA Pakistan
21.30	Dars ul Quran: Lesson No.9
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ® Rec: 28/05/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, May 26, 2000 | Issue No. 21

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اسلام کو مودودیت سے شدید خطرہ

"جماعت اسلامی" کی بنیاد ۲۵/اگست ۱۹۴۱ء کو لاہور میں مطالبہ پاکستان سبوتاژ کرنے کے لئے رکھی گئی۔ جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب قیام پاکستان تک اسے "مسلمانوں کی کافرانہ حکومت" اور "جنت الحمقاء" قراردے کر مظلوم مسلمانان ہند کی اس تحریک پرگولہ باری میں شب وروز سرگرم رہے۔

(سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع اول صفحہ ۱۱۷۔ رسالہ ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۵۴)

اور یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ اس سیاسی پارٹی نے جتنی بے باکی اور بے حجابی سے تحریک پاکستان کی زبردست مخالفت کی اس سے بڑھ کر جوش وخروش اور زور شور سے پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اسلام کے فوری نفاذ کا سیاسی سٹنٹ کھڑا کر دیا تاجلد سے جلد لیلائے اقتدار سے ہم آغوش ہو سکیں۔

یہ خداناترس لوگ اسلام کا نمائشی لیبل لگا کر صرف کرسی کے لئے اپنی زبان وقلم کے جوہر دکھلا رہے تھے جس پر اُس دور کے اخبارات، کتب، رسائل اور پمفلٹ شاہد ناطق ہیں۔

اس فضا میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۴/جون ۱۹۴۸ء کو پارک ہاؤس کوئٹہ کے وسیع احاطہ میں مسلمانان بلوچستان سے حقیقت افروز لیکچر دیا۔ اس تقریب میں سول اور ملٹری کے افسران کے علاوہ بلوچستان کی بہت سی معزز وممتاز شخصیات موجود تھیں۔ حضور نے اپنے خطاب کے دوران نہایت پرشوکت انداز میں فرمایا:

"کیا محمد رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ قانون سے پاکستان کا قانون زیادہ مؤثر ہوگا...... پس بجائے اس کے کہ لوگ یہ مطالبہ کریں کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہونا چاہئے ان کو اسلامی آئین خود اپنے نفوس میں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے"۔

پھر فرمایا:

"جب تک افراد سچے مسلمان نہیں بن جاتے کبھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ کچی اینٹوں کی عمارت پکی عمارت نہیں کہلاسکتی"۔

(روزنامہ الفضل ۲۶/جون ۱۹۴۸ء صفحہ ۳،۴)

افسوس خدا کے محبوب اور برگزیدہ بندے کی آواز سنی اَن سنی کردی گئی جس کا حشر اب ساری دنیا کے سامنے ہے۔ پاکستان میں اسلام کیا آتا یہاں اخلاق اور انسانیت بھی دم توڑ چکی ہے۔ اور ساری دنیا میں اسلام بدنام ہو رہا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مودودیت آج ملک میں اسلامی نظام کے لئے شدید خطرہ بن چکی ہے۔ اور جس طرح یہود امریکی پریس پر قابض ہیں اسی طرح پاکستانی پریس مودودیوں کے شکنجہ میں ہے اور ہر سیاسی ہیر پھیر، داؤ پیچ اور غیر اسلامی ہتھکنڈہ اسلام کے نام پر متعارف کرایا جارہا ہے اور نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ ۵۸ سالہ جدوجہد کے بعد اسلام کا نعرہ لگانے والوں کو صرف یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ مودودی صاحب کے الفاظ میں:

انہوں نے کالی اور سفید بھیڑوں کو جمع کرکے ایک منظّم گلہ بان بنادیا ہے اور جنگل کی فرمانروائی حاصل کرنے کے لئے ان میں بھیڑیے کی درندگی پیدا کر دی گئی ہے۔ جس پر مودودی صاحب کے قدیم اور قریبی رفیق کار جناب نعیم صدیقی صاحب بھی سرتاپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پچھلے دنوں ہفت روزہ "زندگی" کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ:

"اب جماعت میں وہ لوگ رہ گئے ہیں جن کے یا تو مفادات اس سے وابستہ ہیں یا ان کا ماحول ایسا بن چکا ہے کہ وہ جماعت کو چھوڑ نہیں سکتے۔ میرے ایک بہت پرانے دوست ایک بار کہنے لگے۔ یہ بات کہتے ہوئے ان کے آنسو بہہ رہے تھے، کہہ رہے تھے کہ آپ تو جماعت سے نکل آئے ہیں لیکن ہم نکل بھی نہیں سکتے، بری طرح پھنسے ہوئے ہیں...... ......ایک ایک آدمی کے اندر دو دو تین تین سمتیں ہیں، راہیں ہیں۔ آپ سے بات کریں گے تو کسی اور طرح، آپ کے مخالف سے بات کریں گے تو اور طرح سے کریں گے۔ جماعت کے بارسوخ لوگوں سے بات کرنی ہے تو اور طرح سے کریں گے...... ......ایک دفعہ انتخابات ہو رہے تھے، ٹکٹ کا معاملہ تھا، دیکھا جارہا تھا کہ ایسے آدمی کو ٹکٹ دیں جس کے پاس گاڑی ہو۔ میں نے جماعت کے ذمہ دار سے کہا کہ یہ کیا معیار ہوا کہ جس کے پاس گاڑی ہو اسے پارٹی کا امیدوار نامزد کیا جائے۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہمارا امیدوار متقی، پرہیز گار اور نمازی ہو۔ ہم کیوں دیکھیں کہ اس کے پاس گاڑی ہے یا نہیں؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے:

"سیاسی پارٹی بھی تو چلانی ہے"۔

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۲۹/اگست تا ۴/ستمبر ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۴ تا ۱۷)

آہ! برصغیر کے مایہ ناز شاعر جوش ملیح آبادی (۱۹۰۷ء۔۱۹۸۲ء) نے اپنی زندگی میں درج ذیل اشعار کے ذریعہ دربار مصطفیٰؐ میں جو استغاثہ دائر کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔

تجھ پر نثار جان و دل مڑ کے ذرا یہ دیکھ لے
دیکھ رہی ہے کس طرح ہم نگاہ کافری
اٹھ کہ ترے دیار میں پرچم کفر کھل گیا
دیر نہ کر کہ پڑگئی صحن حرم میں ابتری

جماعت احمدیہ بلجیم کے تحت اس سال کی پہلی سہ ماہی میں منعقدہ

بعض تبلیغی وتربیتی پروگرام

تبلیغ کے میدان میں مؤثر رنگ میں کام کرنے کے لئے تبلیغی ٹریننگ کلاسز کا پروگرام بنایا گیا۔ اکثر جماعتوں نے اللہ کے فضل وکرم سے ان کلاسز کا انعقاد کیا۔ بعض جماعتوں نے تین روزہ، بعض نے دو روزہ کلاسز منعقد کیں۔ ان کلاسز میں دہریوں، عیسائیوں اور غیر احمدی مسلمانوں میں تبلیغ کے دوران پیش آنے والے مسائل پر توجہ دی گئی۔ مثلاً انہیں ہستی باری تعالیٰ، محمدؐ اِن بائبل، مسیح کی صلیبی موت، کفارہ، بائبل کا الہامی مقام، وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعودؑ، مصلح آخر الزمان، جہاد کا حقیقی تصور اور تبلیغ کے طریقے۔ ان مضامین کے علاوہ سوال وجواب بھی ہوتے رہتے تھے۔ اکثر دوست باقاعدہ نوٹس لیتے تھے۔ جن جماعتوں نے دو یا تین دن لگاتار کلاس لگائی وہاں باقاعدہ تہجد، درس بعد از نماز فجر اور باجماعت نمازوں کا التزام رہا۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر Eupen,Antwerpen, Turn Hout اور Sint Truiden کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔ مختصراً جماعت وار پروگرام کچھ یوں ہے:

☆......ٹرن ہاؤٹ اور انٹورپن دونوں نے تین روزہ کلاس منعقد کی۔

☆......ایوپن اور سنٹ ٹروڈن نے دو روزہ کلاس کا انعقاد کیا۔

☆......ہاسلٹ اور بیرنگن نے ایک ایک روزہ کلاسز دو دو دفعہ منعقد کیں۔

☆......اس کے علاوہ لیر، ہاسلٹ اور انٹورپن میں رہنے والے بنگالی احمدیوں کی ایک ایک روزہ دو کلاسز منعقد کی گئیں۔

☆......حاضری کے لحاظ سے ٹرن ہاؤٹ، ایوپن، سنٹ ٹروڈن اور بنگلہ کلاس بہت کامیاب رہی۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے ہر جگہ جاکر خود یہ کلاسیں لیں۔ کلاسوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی پروگراموں میں کچھ تیزی آئی ہے۔

۲۰۰۰ء کی پہلی سہ ماہی میں بیس سے زائد بڑے پروگرام بنے جن میں سے تین پروگرام بڑے تھے۔ سنٹ ٹروڈن جماعت نے ایک پروگرام بنگلہ بولنے والوں کے ساتھ بنایا جس میں ۱۷ بنگالی مہمان شامل ہوئے۔ دوسرا پروگرام اسی جماعت نے نیپالیوں کے ساتھ بنایا جس میں ۱۳ نیپالی شامل ہوئے۔ تیسرا بڑا پروگرام برسلز جماعت نے بنایا جس میں ۴۴ مہمان شامل ہوئے۔ ان میں بلجیئن، عرب اور افریقن شامل تھے۔ ان پروگراموں میں مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ جماعت کا تعارف کرواتے اور پھر مہمانوں کے سوالات کے جواب دیتے تھے۔

احباب سے ان پروگراموں کے نیک شیریں دائمی ثمرات عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ **(رپورٹ: این۔اے۔شمیم۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بلجیم)**

خریداران سے گزارش

کیا آپ نے اپنا الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو آج ہی ملک کے شعبہ اشاعت سے رابطہ کرکے اپنے ذمہ واجب الادا رقم معلوم کرکے اس کی ادائیگی کریں۔ ورنہ آپ کے نام اخبار کی ترسیل بند ہو جائے گی۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔